163

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،8-مارچ2006

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز)

(I)نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(II)غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

3۔ ہنگامی قوانین (جو پیش کئے جائیں گے)

1۔ ہنگامی قانون (ترمیم) انجمن ہائے کی رجسٹریشن مجریہ 2006

2۔ ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2006

4۔ مسودہ قانون (جوزیر غور لایا جائے گا)

مسودہ قانون (ترمیم) جامع سنٹرل پنجاب مصدرہ 2005

165

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

بدھ 8-مارچ 2006

(یوم الاربعاء، 7-صفرالمظفر 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے زیرصدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ o قُلۡ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَۖ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡكَٰفِرِينَ o

سُورَۃُ آل عِمرَان آیات 31تا32

اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے o کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا o

وما علینا الا البلاغ o

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر3526 محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ)!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آج یہ اصول بنایا ہے جس کی میں House سے بھی اجازت لینا چاہوں گا کہ Anybody may put up a question, if he is not interested, this is not on her or his behalf.(قطع کلامیاں)

That is too. لیکن بہتر یہی ہے کہ جو سوال کرتا ہے اگر اسے اپنے سوال میں دلچسپی ہے تو اسے یہاں حاضر ہونا چاہئے۔ Because there are so many other questions.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! Questions are the property of this House. You cannot reserve the property of the House, when the question is there. We have a right to ask for that. Whether we can take on her behalf, there is no legal lacuna on it.

MR. DEPUTY SPEAKER: I just want the opinion of the House on this issue.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! You can look Rules of Procedure. (Interupptions)

May be sir, but the point is that you are Chairman of the Rules of Procedure Committee. You can amend it over there and bring in the House. But you can't give ruling on it.

MR. DEPUTY SPEAKER: I am not giving ruling on that. These are my personal views.(Interruptions)

Anyhow, we continue.

رانا آفتاب احمد خان: ٹھیک ہے، جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*3526 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور کے علاقہ میں ہزاروں کنال سرکاری اراضی موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ علاقے کے بااثر افراد زمین پر قبضہ کر کے اشٹام کے ذریعے ہزاروں روپے فی مرلہ فروخت کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ علاقے کے بااثر افراد نے سرکاری زمین پر بڑی کوٹھیاں اور محل تعمیر کئے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سرکاری زمین کا قبضہ واگزار کروانے اور بااثر افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟ نیز متذکرہ علاقے میں سرکاری اراضی کی تفصیل ریکارڈ کے مطابق ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر مال:

(الف) یہ درست ہے کہ موضع ہربنس پورہ میں (13742K-4M) سرکاری اراضی موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ متذکرہ علاقے کے بااثر افراد زمین پر قبضہ کر کے اشٹام کے ذریعے فی مرلہ فروخت کر رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسی رقبے پر قبل از قیام پاکستان قابض ہیں اور گورنمنٹ کو چھ گنا لگان ادا کرتے ہیں اور یہی لوگ اشٹام کے ذریعے رقبہ فروخت کر رہے ہیں جن کے ریکارڈ کا مال میں کوئی اندراج نہ ہے۔

(ج) اس بارے میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جن افراد نے موقع پر کوٹھیاں یا محل تعمیر کئے ہوئے ہیں انہوں نے یہ رقبہ ابتدائی الاٹیوں سے بذریعہ رجسٹری ہائے خرید کیا تھا جن کے ریکارڈ مال میں انتقالات بھی ہو گئے تھے اور مابعد بحکم عدالت عظمیٰ و عدالت عالیہ و چیف سیٹلمنٹ کمشنر الاٹمنٹ خارج ہونے پر انتقالات بھی خارج ہو گئے اس طرح اب

محکمہ مال کے ریکارڈ میں مذکورہ رقبہ بحق سنٹرل گورنمنٹ موجود ہے۔

(د) واگزاری کی کارروائی شروع کر رہے ہیں نیز تفصیل ملکیت سرکاری اراضیات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ آپ جز(ب) دیکھیں، اس میں لکھا ہے کہ متذکرہ علاقہ کے بااثر افراد کا زمین پر قبضہ ہے۔ ایک تو اس کی تشریح کریں کہ بااثر افراد کون سے ہیں، دوسرا اس میں ہے کہ جس کا ریکارڈ مال میں کوئی اندراج نہ ہے۔ جز(ج) کے جواب میں کہتے ہیں کہ جن کے ریکارڈ مال میں انتقالات بھی ہو گئے تھے۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ مال کے ریکارڈ میں اندراج نہیں ہے، دوسری طرف کہتے ہیں کہ انتقالات بھی ہو گئے ہیں اور تیسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ بااثر افراد کے پاس ہے۔ آخر میں انہوں نے سب سے important چیز لکھی ہے کہ واگزاری کی کارروائی شروع کر رہے ہیں۔ یہ 2-مارچ کو جواب آیا ہے۔ یہ سوال 2-نومبر 2003 کو گیا تھا۔ یہ بتا دیں کہ انہوں نے 3 سال میں کیا واگزاری کی ہے اور باقی details بھی بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں۔ چونکہ یہ سوال محکمہ ریونیو کے متعلقہ ہے آج روکھڑی صاحب تشریف نہیں رکھتے، میں ان کے behalf پر ان سوالوں کے جواب دے رہا ہوں۔ چونکہ یہاں پر Rules of Procedure کی بات ہو رہی ہے میں اس سلسلے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ mover or on behalf of the mover وہ خود یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس question کا جواب پڑھا ہوا تصور کریں۔ یہ آپ کا حق ہے، آپ اس ہاؤس کی منظوری سے اس پر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا معزز وزیر اس کا جواب پڑھ کر سنا دے، پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک supplementary question کرنا تھا جس کا میں نے جواب دینا تھا انہوں نے اپنی بات میں پانچ، چھ ضمنی سوالات اکٹھے کر دیئے ہیں۔ مجھے وہ بتا دیں کہ اب میں ان کے کس سوال کا جواب دوں۔ وہ ایک ایک question کریں تو میں باری باری ان کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ انتقالات کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ انتقالات کیسے ہوئے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ آف پاکستان کی یہ زمین ہے۔ جس طرح کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً 13,742 کنال زمین ہے جو کہ قیام پاکستان سے قبل ایک ہندو کی پراپرٹی تھی جس پر لوگوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ گورنمنٹ نے اس کو قیام پاکستان سے قبل کسی سکیم کے تحت allotment کی تھی۔ بعد میں محکمہ ریونیو کے ساتھ مل ملا کر کچھ لوگوں نے ساتھ انتقال وغیرہ بھی کروالئے تھے۔ اب جن کے انتقال ہو چکے ہیں ان کے خلاف ہماری موجودہ حکومت نے اس مسئلہ کو دیکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی حکومت نے ایسا نہیں کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف صاحب دو بار وزیر اعظم رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ بے نظیر صاحبہ بھی وزیر اعظم رہی ہیں۔ کسی حکومت نے ان لوگوں کو touch نہیں کیا۔ ہماری موجودہ حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم نے وہاں پر تقریباً 2162 کنال زمین ان لوگوں سے واگزار کرائی ہے اور وہ قیمتی جگہ حکومت کے قبضہ میں ہے۔ اب اسی زمین پر صحافیوں کے لئے کالونی بن رہی ہے۔ اس زمین کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کابینہ کی ایک کمیٹی بھی تشکیل دے دی ہے اور میرے خیال میں اس کے بارے میں ایک مہینے کے اندر اندر فیصلہ کر دیا جائے گا اور اربوں روپے ان لوگوں سے وصول کر کے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرائے جائیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں فرمایا گیا ہے کہ لوگوں کو رقبہ الاٹ کیا گیا۔ اگر یہ رقبہ لوگوں کو الاٹ کیا گیا ہے اور پھر اس کی رجسٹری ہو گئی، انتقال ہو گیا تو جن لوگوں نے یہ رقبہ قواعد و ضوابط سے ہٹ کر الاٹ کیا، غلط طریقے سے الاٹ کیا تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ دوسری بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے رجسٹریاں کروالی ہیں یا محکمہ مال میں ایک چیز میرے نام ہے اور میں کسی کو فروخت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے رجسٹری کروالیتا ہے تو اب اس رجسٹری کروانے والے کا کیا قصور ہے؟ ایک آدمی کو محکمہ مال نے رقبہ الاٹ کر دیا۔ محکمہ مال نے یہ رقبہ اس کے نام ٹرانسفر کر دیا۔ اس نے آگے A، B یا C کو ٹرانسفر کر دیا۔ اب جن کے نام وہ رقبہ ٹرانسفر ہوا ہے، ان کا کیا قصور ہے، جن کا قصور تھا یعنی محکمہ مال کے لوگوں کا جنھوں نے غلط الاٹمنٹ کی تھی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! یہ محکمہ مال کا رقبہ نہیں تھا۔ یہ سیٹلمنٹ کا رقبہ تھا، یہ آبادکاری کا رقبہ تھا۔ ایک ہندو کی پراپرٹی تھی، اس کے جانے کے بعد لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو سیٹلمنٹ نے جو کیا

ہے۔اس سے محکمہ مال کا تعلق نہیں ہے۔جب موجودہ حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی تو ہم نے مختلف عدالتوں سے سیٹلمنٹ کمشنر اور سپریم کورٹ سے دعوے وغیرہ کر کے تقریباً2162 کنال زرعی اور رہائشی زمین لوگوں سے واگزار کرائی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ہم فلاحی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جنہوں نے غلط الاٹمنٹ کی تھی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر کالونیز: جنھوں نے غلط اندراج کئے تھے ان کے خلاف ہم ہائر کورٹس میں گئے ہیں وہاں سے ہم نے فیصلہ کو set aside کرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے فیصلے set aside کرا دیئے ہیں لیکن جنہوں نے غلط اقدام اٹھائے تھے ان کے خلاف آپ نے کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر کالونیز: جن لوگوں نے یہ غلط اقدامات کئے تھے، خلاف قانون کام کئے تھے ان کے خلاف قانونی طور پر محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! معزز وزیر نے فرمایا ہے کہ پچھلی حکومتوں کے دور میں یہ نہیں ہوا اور اب ہماری حکومت نے یہ کیا ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ پچھلی حکومت میں بھی یہی وزیر تھے اور اس سے پچھلی حکومت میں بھی یہی وزیر تھے اور اس سے پچھلی حکومت میں بھی یہی وزیر تھے۔یہ بات نہ کہا کریں۔یہ اپنی بات کریں۔آپ کل کے سوالوں کے جواب بھی دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے جوابات تو بڑے معقول اور بڑے درست انداز سے آرہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میری گزارش ہے کہ آپ خود اس کا جواب پڑھیں۔ میں صرف اعتراض اس لئے کر رہا ہوں کہ یہ پچھلی حکومتوں نے نہیں کیا۔اس طرح ان کی نااہلی بھی ان کے گلے پڑتی ہے کیونکہ اس وقت بھی تو یہی وزیر تھے۔ہم تو نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو انہیں سراہنا چاہئے۔اس وقت یہ ڈپٹی سپیکر تھے اور آج وزیر کالونیز ہیں۔یہ فرق ہے۔

وزیر کالونیز: میں اپنے دوست کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں بھی آپ ہمارے ساتھی تھے اور آج بھی کسی نہ کسی انداز سے ساتھی ہیں۔ ہم اس وقت بھی آپ کے شکر گزار تھے اور آج بھی شکر گزار ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جن لوگوں نے رجسٹریاں کروالی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورٹس نے فیصلہ دے دیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! کورٹس نے تو وہ الاٹمنٹس خارج کی ہیں جو بورڈ آف ریونیو نے کی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورٹس نے جو فیصلہ کیا ہوگا اس میں سب کچھ بتایا گیا ہوگا۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے نام کرائی ہوں گی۔ They must have gone for an appeal یا جو بھی کیا ہوگا۔ They have lost the case

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جن لوگوں نے رجسٹریاں کروالی ہیں۔ جب محکمہ مال میں ان کے نام انتقال تھا، mutation ان کے نام تھی۔ انہوں نے رجسٹریاں کروائیں، ان کا کیا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قصور تو نہیں ہے لیکن وہ litigation میں چلے گئے اور اس پر فیصلہ کورٹس نے کر دیا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سارے مسائل کو حل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کابینہ کی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ جن لوگوں نے رجسٹریاں کروائی ہیں، ان کو بھی مالکانہ حقوق دیں گے اور جن کی جائز رجسٹریاں ہیں، انتقال جائز ہیں، صحیح ہیں، قانون اور ضابطے کے مطابق ہیں، ان کو بھی مالکانہ حقوق ملیں گے اور جو لوگ وہاں پر ناجائز قابضین ہیں تو گورنمنٹ کو اس کا پیسہ دے کر اور اس کی رقم market value کے مطابق لے کر ان کو بھی مالکانہ حقوق دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4194۔

ضلع بہاولپور میں لمبرداروں کی تعداد اور لمبرداری رقبہ جات کی تفصیلات

*4194 ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے لمبردار ہیں؟

(ب) کتنے موضع جات میں ابھی تک لمبردار نامزد نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) کتنے لمبرداروں کے پاس حکومت کی پالیسی کے مطابق لمبرداری سکیم کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے اور کتنوں کے پاس نہ ہے۔ جن لمبرداروں کے پاس یہ زمین نہیں ہے ان کے نام اور موضع جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نئے لمبردار کو اس سکیم کے تحت زمین الاٹ کر رہی ہے۔ مگر پرانے لمبرداروں کو اس سکیم کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ زمین نہیں دی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت پرانے لمبرداروں کو بھی زمین لمبرداری سکیم کے تحت الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع بہاولپور میں لمبرداروں کی کل تعداد 944 ہے۔

(ب) 318 موضع جات / چکوک میں لمبردار تاحال نامزد نہ ہوئے ہیں۔

(ج) 325 لمبرداران کے پاس حکومتی پالیسی کے مطابق لمبرداری سکیم کے تحت رقبہ الاٹ شدہ ہے جبکہ 619 لمبرداران کو ابھی تک لمبرداری سکیم کے تحت رقبہ الاٹ نہ ہوا ہے۔ جن لمبرداران کے پاس رقبہ نہ ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ حکومت نئے لمبرداران کو اس سکیم کے تحت زمین الاٹ کر رہی ہے اور نہ ہی پرانے لمبرداران کو۔

(ہ) اس وقت لمبرداران کو سرکاری زمین کی الاٹمنٹ کی کوئی پالیسی حکومت کے زیر غور نہ ہے کیونکہ بنیادی طور پر یہ سروس گرانٹ ہے جب رقبہ زیر سکیم آبادکاری نہ ہے۔ سروس گرانٹ بھی نہ ہے۔ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے۔ اس کمیٹی کی حتمی رپورٹ آنے کے بعد اس مسئلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ: ان کا اپنا جواب جز (ب) میں ہے کہ 318 موضع جات میں لمبردار تاحال

نامزد نہ ہوئے ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں کہ ان چکوک میں لمبردار نامزد کیوں نہیں ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: گزارش یہ ہے کہ وہاں پر بعض disputes ہو جاتے ہیں۔ لمبردار کو تعینات کرنا حکومت پنجاب کی ذمہ داری ضرور ہے۔ جب مقامی لوگ رابطہ کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اس موضع کا لمبردار بنایا جائے۔ بعض اوقات موضع چھوٹا ہوتا ہے، وہاں ایک لمبردار کو دو موضع جات کی لمبرداری سپرد کی جاتی ہے اس لئے وہاں پر موجود انتظامی کنٹرول کے تحت یہ لمبرداری سسٹم چلایا جاتا ہے۔ یہ کوئی منظور شدہ سیٹیں تو نہیں ہوتیں۔ موجودہ حالات کے مطابق یہ سسٹم چل رہا ہے۔

اگر کوئی نیا لمبردار آپ بنوانا چاہتے ہیں اور لوگ حکومت پنجاب سے رابطہ کریں کہ میں اس موضع کا لمبردار بننا چاہتا ہوں تو ہم قانون کے مطابق وہاں پر لمبردار بنا دیں گے۔ اگر کوئی رابطہ ہی نہ کرے اور لمبردار بننا ہی نہ چاہے تو پھر کیا ہو سکتا ہے؟ اگر وہاں پر ضرورت ہی نہ ہو تو ضرورت کے مطابق، وہاں کے حالات کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں تھل کے اندر نمبردار کس سکیم کے تحت بنائے گئے ہیں یعنی خوشاب سے لے کر مظفر گڑھ تک کس سکیم کے تحت بنائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: یہ لمبرداروں سے متعلقہ ہے۔

وزیر کالونیز: بہاولپور کے لمبرداروں سے متعلقہ ہے۔

وزیر خواندگی، غیر رسمی بنیادی تعلیم: جناب سپیکر! یہاں پر لفظ لمبردار لکھا جا رہا ہے جو غلط ہے اور صحیح لفظ لمبردار ہے۔ اس کی درستی کی جائے۔

چودھری محمد اعجاز سماں: جہاں پر لمبردار موجود نہیں تو اس کی عدم موجودگی میں وہاں ریونیو اکٹھا کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر کالونیز: جناب والا! جہاں پر لمبردار نہیں ہوتا وہاں پر متعلقہ تحصیلدار علاقے کے پٹواری کو یہ ذمہ داری سونپ دیتا ہے اور ہمارے بعض علاقوں میں تو کئی لمبرداران نے collection کا کام چھوڑ دیا ہے اور پوری ذمہ داری پٹواری صاحبان کے سپرد ہے اور پٹواری صاحبان ریونیو کی

collection کرتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لمبرداران کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ انہوں نے ریونیو اکٹھا کرنا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کیا بنیادی طور پر کوئی اصول ہے کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے سے گاؤں میں تین تین لمبردار ہیں اور کئی بڑے بڑے گاؤں میں ایک بھی نہیں ہے۔ یہ آبادی یا رقبے کے لحاظ سے کوئی بنیادی اصول ہے، لمبردار بنانے کا کیا طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پہلے یہ سسٹم موروثی چل رہا تھا۔ اگر ایک لمبردار فوت ہو جاتا تو اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا لمبردار بنتا تھا۔ اب شریعت کورٹ نے اس کو open کر دیا ہے۔ جب ایک لمبردار فوت ہو جاتا ہے تو تب اس گاؤں یا اس علاقے کے تمام لوگ کورٹ کو pursue کرتے ہیں اور کورٹ میرٹ پر فیصلہ کرتی ہے کہ A کو بنانا ہے، C،B یا D کو بنانا ہے، اس کی تعلیمی قابلیت اور علاقے میں اس کی holding کو بھی دیکھا جاتا ہے اس کے مطابق ہی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ باقی لمبرداری کے حوالے سے یہ فرما رہے ہیں تو لمبردار ایک honourable post ہے، گورنمنٹ بھی اس میں دیکھتی ہے کہ جتنی گاؤں میں ضرورت ہے اس کے مطابق لمبرداران کی تعیناتی کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی جگہ پر تین ہیں اور کسی جگہ پر ایک بھی نہیں ہے۔

وزیر کالونیز: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں پر نہیں ہیں وہاں پر ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اگر وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ یہاں پر الگ لمبردار ہو تو پنجاب گورنمنٹ کو pursue کریں، انشاء اللہ گورنمنٹ وہاں ایک نئی سیٹ create کر دے گی۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاہا صاحب!

جناب ظہور احمد خان ڈاہا: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ رولز اب انہوں نے تبدیل کر دیئے ہیں کہ موروثی لمبرداری سسٹم ختم کر دیا ہے تو اب criterion کیا ہے؟ اگر وزیر موصوف بتائیں تو وہ میں جاننا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے یہ عرض کیا ہے کہ اب شریعت کورٹ کے فیصلے کے بعد پنجاب گورنمنٹ کا اپنا کوئی criterion نہیں ہے۔ پہلے ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ ایک گاؤں کا اگر باپ لمبردار ہے تو اس کے فوت ہو جانے کے بعد اس کا بیٹا لمبردار بنتا تھا۔ اب وہ سلسلہ نہیں رہا اور موروثی لمبرداری نہیں رہی کہ باپ لمبردار تھا تو بعد میں اس کا بیٹا لمبردار ہو گا۔ اب جب لمبردار فوت ہوتا ہے تو اس گاؤں کے تمام لوگ لمبرداری کے لئے درخواست دے دیتے ہیں جس کے لئے تعلیم کو دیکھا جاتا ہے کہ کون تعلیم یافتہ ہے، اس کی گاؤں کے اندر زمین کتنی ہے، holding کتنی ہے، بڑا زمیندار ہے یا چھوٹا زمیندار ہے۔ یہ وہاں کا رہائشی بھی ہے کہ نہیں، اس کا رویہ کیسا ہے، شریف اور ایماندار آدمی ہے، وہ گورنمنٹ کی collection اپنے اکاؤنٹ میں جمع کروائے گا یا گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے گا، اس کی رپورٹس حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ تین چار چیزیں اب گورنمنٹ نئے لمبردار تقرر کرنے کے لئے consider کرتی ہے۔

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لینڈ ریونیو ایکٹ میں لمبردار، اس کی appointment اور اس کے پورے خدوخال بیان کئے گئے ہیں جو وزیر صاحب بیان کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ دوسرا یہ یقین دہانی کرا دیں کہ جہاں لمبردار نہیں ہیں وہ کب تک ان کی نامزدگی کرا دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ جہاں نہیں ہیں وہاں آپ درخواست دیں ہم تقرر کر لیں گے۔

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! پنجاب کا کوئی ایک موضع بتا دیں کہ جہاں لمبردار نہیں ہے اور ریونیو خود بخود جمع ہو رہا ہے، کسی ایک کا نام بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہمارے ایریا میں تو لمبردار نہیں ہوتے لیکن وہاں تحصیلدار سے ڈائریکٹ جمع ہو جاتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آج کل بنک ہیں بلکہ لمبرداری کی بجائے بنک میں جمع کروانا زیادہ بہتر ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! تحصیلدار صرف گرفتاری کے لئے جاتے ہیں، وصولی کے لئے آج تک نہیں گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گرفتاری نہیں، وصولی بھی ہوتی ہے۔ ان تحصیلداروں کے نام چیک جاری کئے جاتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! صرف ADBP میں گرفتاری کی گئی ہے، باقی ریونیو کے معاملات ویسے ہی ہیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اقبال چنڑ صاحب کا سوال ہے۔ He wants to say something جی!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے یہ بتایا ہے کہ لمبردار وہاں کا رہائشی ہونا چاہئے تو چک نمبر 16/BC میں میجر جنرل (ر) محمد اقبال لمبردار بن چکے ہیں اور ان کی رہائش اسلام آباد میں ہے کیا وہ اس criterion پر پورا اترتا ہے کہ ایک میجر جنرل وہاں پر لمبردار بن جائے۔ اسی طرح چک BC/17 میں بھی ایک میجر جنرل لمبردار ہے اور ان کی رہائش وہاں نہیں ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ لمبرداری اب صرف فوج کے لئے رہ گئی ہے یا جو وہاں کے رہائشی ہیں ان کا حق بھی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اگر کوئی irregularity ہوئی ہے ممکن ہے وہ لمبردار اس موضع کا مالک ضرور ہوگا، وہاں پر اس کی زمین ہوگی اور اس نے اسلام آباد عارضی رہائش رکھی ہوگی۔ اگر ایسی کوئی irregularity ہے، جہاں قواعد و ضوابط کے خلاف کام ہوا ہے تو چنڑ صاحب ہمارے نوٹس میں لائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی عمل میں لائیں گے۔ شکریہ

چودھری اصغر علی گجر: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے لمبرداری سے متعلقہ قانون واضح کیا ہے میں ان سے اس لئے اختلاف کرتا ہوں کہ پورے پنجاب کے اندر لمبرداری دینے اور لمبردار بنانے کے معاملات ایک جیسے نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر جب تھل آباد ہوا ہے تو حکومت پنجاب نے یہ

بات کہی تھی کہ جو شخص چالیس کنبے کے افراد لا کر تھل میں آباد کرے گا اس کو 15 ایکڑ زمین بطور عطیہ دی جائے گی۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ تھل کے اندر ایک گروپ لیڈر تھا اس کے گروپ کے جو چالیس ممبر تھے انہوں نے چالیس چالیس کنبوں کو لا کر تھل میں آباد کیا اور اس لیڈر کو 15 ایکڑ زمین بطور عطیہ عطا کر دی گئی کہ وہ چالیس افراد کو یہاں لایا۔ اسی کو مجوزہ لمبرداری میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب وہ زمین بطور عطیہ تھی اسے حقوق ملکیت ملنے چاہئیں تھے اب یہ تھل کے معاملات میں بھی پورے پنجاب کے ساتھ intact کر کے تھل کے حقوق پر ضرور اثر انداز ہوں گے۔ وزیر موصوف میری یہ بات بھی سن لیں اور میری بات کا جواب بھی دیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے تھل کے معاملات کو پورے پنجاب سے intact نہ کریں بلکہ تھل کے لمبرداروں کو جو زمین دی گئی تھی جس عہد اور معاملے کے تحت دی گئی تھی اسی سے deal کر کے ان کو وہ حقوق ملکیت دیں۔ 15,15 ایکڑ بطور عطیہ گروپ لیڈر کو دیئے گئے تھے۔ گجرات، فیصل آباد، لاہور اور جہاں سے بھی بندے گئے وہ چالیس آدمیوں کا کنبہ لے کر گئے، گروپ لے کر گئے اس کے بدلے میں اس کو 15 ایکڑ زمین ملی باقی کسی کو نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ جو میرے دوست لینڈ ریونیو ایکٹ کی بات کر رہے تھے وہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن اب لمبرداروں کی تعیناتی ہائی کورٹس کے فیصلے کے مطابق ہو رہی ہے اس کا ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، جو criterion ہے وہ کورٹ کے مطابق open ہے۔ اب ایک لمبردار جب فوت ہوتا ہے تو اس گاؤں کے تمام لوگ eligible ہیں، وہ درخواستیں دیتے ہیں اور کورٹ اپنے جوڈیشل آرڈر کے تحت اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ باقی جہاں تک تھل کے علاقے کا کوئی مسئلہ ہے تو یہ kindly نوٹس میں لائیں، ڈیپارٹمنٹ ان کی جو بھی مدد کر سکتا ہے وہ انشاءاللہ ضرور کرے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال 4195، ملک اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔ جی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ یہ پہلے سوال پڑھ لیں۔ ابھی ایک سوال پوچھا گیا ہے اور آدھ گھنٹہ گزر گیا ہے۔ جی، اقبال چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا پچھلے سوال سے متعلق ایک بڑا اہم ضمنی سوال ہے۔ میں یہ request کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اب اگلا سوال put کریں۔ سوال نمبر 4195۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4195۔

ضلع بہاولپور کے پٹوار سرکلز میں تعینات پٹواریوں کی تفصیلات

4195*۔ ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے پٹوار سرکل ہیں؟ ان میں تعینات پٹواریوں کے نام، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے پٹواریوں کے پاس ایک موضع کے علاوہ دیگر موضع جات کا اضافی چارج ہے ان کے نام مع اضافی موضع جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان پٹواریوں کو اضافی چارج دینے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جن پٹواریوں کو اضافی چارج دیا گیا ہے ان میں سے کتنے پٹواریوں کے خلاف انکوائریاں، شکایات محکمہ کے زیر غور ہیں ان کے نام اور دیگر تفصیل الگ الگ دی جائے؟

(ہ) کیا حکومت ایسے پٹواریوں سے اضافی چارج واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع بہاولپور میں 228 پٹوار سرکل ہیں۔ نام گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تحصیل وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں کل گیارہ مواضعات / پٹوار سرکل ہائے کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ ان کی تحصیل وار تفصیل (جھنڈی۔ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اضافی چارج دینے والے افسران کے نام عہدہ و جائے تعیناتی درج ذیل ہے:۔

تحصیل بہاولپور میاں عبدالغفور بھٹی، ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) حال تعینات سیکرٹری کالونی، بورڈ آف ریونیو، پنجاب

تحصیل احمد پور شرقیہ	۔ایضا۔
تحصیل حاصل پور	شعیب طارق وڑائچ، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)
تحصیل یزمان	اشفاق احمد چودھری، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)

تحصیل خیرپور ٹامیوالی کو کوئی اضافی چارج نہ دیا گیا ہے۔

(د) ضلع ہذا میں جن پٹواریوں کو اضافی چارج دیا گیا ہے ان میں سے صرف ایک پٹواری محمد شہباز کے خلاف محکمانہ انکوائری زیر سماعت ہے جو کہ تحصیل و ضلع بہاولپور میں تعینات ہے۔

(ہ) ضلع ہذا میں پٹواری کو اضافی چارج دینے کی وجہ کمی پٹواریان اور پٹواریوں کی معطلی ہے۔ جونہی پٹواریوں کی کمی پوری ہوئی اور معطل شدہ پٹواریوں کی محکمانہ انکوائری کا فیصلہ ہوا، اضافی چارج واپس لے لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں یہ بتایا ہے کہ ایک پٹواری کے پاس صرف ایک موضع ہے جبکہ ایک پٹواری کے پاس 9 موضع جات ہیں۔ محکمے کا یہ جواب غلط ہے۔ میں ہاؤس سے یہ استدعا کروں گا اور وزیر صاحب سے بھی یہ request ہے کہ اپنے افسران کو کہیں کہ سوال کا جواب درست دیا کریں۔ میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

ملک محمد اقبال چنڑ: انہوں نے جھنڈی (ب) میں جواب دیا ہے کہ غلام سرور کے پاس صرف ایک موضع فتووالی ہے جبکہ اس کے پاس موضع ٹامیوالی، غفور آباد، موضع باٹھی، گوٹھ غنی، سمہ سٹہ، بھنڈہ، ذخیرہ سمہ سٹہ، موضع شاہ غربی اس طرح ایک پٹواری کے پاس دس موضع جات موجود ہیں۔ میں یہ وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ اتنا قابل یا لائق پٹواری ہے یا یہ اتنا رشوت خور ہے کہ تمام افسران اس سے خوش ہیں اور انہوں نے انعام کے طور پر اس کو دس مواضعات دیئے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں وزیر صاحب مجھے بتائیں کہ اس پٹواری پر اتنی خصوصی مہربانی کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! پہلی بات تو میں اپنے معزز دوست سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی پٹواری کے ساتھ کوئی خصوصی مہربانی نہیں ہے۔ اگر ان کو کسی پٹواری کے بارے میں کوئی شکایت، misconduct یا misbehaviour کے حوالے سے ہے تو آپ آج ہی تشریف لے آئیں، درخواست دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف انکوائری ہو گی اور اگر اس کے خلاف الزام ثابت ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ قواعد و ضوابط کے مطابق اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! ان کا اپنا جواب ہے جس میں تحریر ہے کہ غلام سرور کے پاس صرف ایک موضع ہے جس کا نام فتووالی ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! آپ نے جز (ب) میں دیا ہے کہ کتنے پٹواریوں کے پاس ایک موضع کے علاوہ دیگر مواضعات کے اضافی چارج ہیں۔ ان کے نام مع اضافی مواضعات کی تفصیل فراہم کی جائے۔ ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ ضلع بہاولپور میں کل گیارہ مواضعات پٹوار سرکل کا اضافی چارج دیا گیا ہے ان کی تفصیل لف ہذا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ اس کا اصل حلقہ ہو گا، جو اس کے پاس اضافی چارج ہے اس کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔ اضافی چارج صرف گیارہ پٹواریوں کے پاس ہیں وہ بھی اس لئے کہ وہاں پر پٹواریوں کی کمی ہے، جب نئی بھرتیاں ہوں اور نئے پٹواری بھرتی ہو جائیں گے تو یہ اضافی چارج واپس لے لئے جائیں گے۔ ایک ایک حلقے میں ایک ایک پٹواری ہی ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر میرے بھائی کے پاس اس شخص کے حوالے سے کوئی شکایت ہے تو میرے پاس آئیں ہم ان کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں فرمایا گیا ہے کہ ایک پٹواری محمد شہباز کے خلاف محکمانہ انکوائری زیر سماعت ہے۔ اس سوال کو تقریباً دو سال ہو گئے ہیں اب وزیر موصوف یہ فرمادیں کہ وہ انکوائری کس stage پر ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ انکوائری بہت جلد wind up ہو جائے گی اور اگر اس کے خلاف جرم ثابت ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو قانون کے مطابق سزا ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 4223 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

اشٹام فروشی کے لائسنس کے اجراء کے مسائل

*4223 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اشٹام فروشی کے لائسنس پر صوبہ پنجاب میں پابندی عائد کر دی گئی ہے کس قانون کے تحت اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس لینے کے لئے کیا طریق کار اور شرائط ہیں؟ کیا حکومت اشٹام فروشی کے لائسنس کے لئے آسان طریق کار اختیار کرنے کو تیار ہے جس سے حکومت کی آمدنی بھی بڑھے اور عام آدمی کو روزگار کے ذرائع حاصل ہوں؟

وزیر مال:

(الف) صوبہ پنجاب کے اضلاع میں اشٹام فروشی کا لائسنس سٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت کلکٹر/ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) جاری کرنے کے مجاز ہیں۔ اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے پر حکومت پنجاب نے کوئی پابندی عائد نہ کی ہے۔

(ب) سٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت جاری کردہ پنجاب سٹیمپ رولز 1934 کے رول 25 اور 26 کے مطابق اشٹام فروشی کا لائسنس ڈسٹرکٹ کلکٹر جاری کرنے کا مجاز ہے۔ اشٹام فروشی کا لائسنس حاصل کرنے کے لئے اچھے کردار اور سادہ تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ جہاں تک ضلع میں اشٹام فروشوں کی تعداد کے تعین کا معاملہ ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) دیہی علاقہ جات اور ای۔ڈی۔او (آر) ضلع اور تحصیل کی سطح پر آبادی اور کام کے حجم کو مد نظر رکھ کر طے کرنے کے مجاز ہیں۔ پنجاب سٹیمپ رولز 1934 میں اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ ضلع میں اشٹام فروشوں کی تعداد مناسب حد تک رکھی جائے تاکہ کام کے حجم سے زیادہ لائسنس جاری ہونے کی صورت میں پہلے سے جاری شدہ لائسنس ہولڈروں کی روزی متاثر نہ ہو۔ کیونکہ بہت زیادہ تعداد ہونے کی صورت میں بدعنوانی کے امکانات کا زیادہ احتمال ہوگا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ”پنجاب میں اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔“ اگر پابندی نہیں ہے تو میں ان سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے لائسنس لاہور میں جاری کئے گئے اور یہ بھی کہ ایک ضلع میں انہوں نے کیا معیار مقرر کر رکھا ہے یعنی کتنے افراد کو یہ لائسنس

جاری کرتے ہیں، اس کا کیا معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس کا جواب گول مول سا دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے تو نیا سوال بنتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: چلیں، مجھے تفصیل نہ بتائیں۔ مجھے یہ بتادیں کہ ایک ضلع میں کتنے لائسنس جاری کرتے ہیں اور اس کا کیا فارمولا رکھا ہوا ہے؟ یہ جواب کہ وہ آبادی کے حجم کے مطابق خود دیکھ لیتا ہے، یہ کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ بھی نیا سوال بنتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں جیسا کہ شاہ صاحب نے کہا کہ بڑا عجیب سا ہے کہ اچھا کردار اور سادہ تعلیم یافتہ ہونا چاہئے۔ ہم نے تو سنا ہے کہ پرائمری، مڈل یا میٹرک ہوتا ہے۔ ان کا محکمہ کیسے پرکھتا ہے کہ یہ سادہ تعلیم یافتہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سادہ تعلیم یافتہ کا مطلب نان ٹیکنیکل ایجوکیشن ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جواب ظاہر کرتا ہے کہ اشٹام فروشی کا لائسنس یہ اپنی پسند اور ناپسند کو دیتے ہیں۔ انہوں نے اس طرح کی اصطلاح بنائی ہے کہ اس کا کوئی میرٹ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے آگے لکھا ہوا ہے کہ ضلع اور تحصیل کی سطح پر آبادی اور کام کے حجم کو مدنظر رکھ کر، اس میں کوئی proportion نہیں ہے کہ اتنی آبادی ہوگی تو اتنے اشٹام فروشوں کا لائسنس ہوگا یعنی واضح کوئی چیز نہیں ہے۔ اس سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اشٹام فروشی کا لائسنس بالکل ذاتی پسند، ناپسند یا رشوت کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ بصورت دیگر اس کا واضح طور پر کوئی میرٹ بیان کیا جاتا۔ یہ واضح کیوں نہیں ہے کہ کس معیار پر لائسنس دیا جاتا ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ پنجاب حکومت نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگا رکھی۔ ضلعی حکومتیں اپنے مقامی حالات و واقعات کے مطابق میرٹ پر اس کا فیصلہ کرتی ہیں اور یہ تعین کرنا ان کی ذمہ داری ہے کہ ایک ضلع، تحصیل یا ایک علاقہ میں کتنے اشٹام فروش ہونے

چاہیئں۔ کون سا علاقہ اس سے محروم ہے یا کس علاقہ میں زیادہ ہونے چاہیئں، یہ ضلعی حکومتوں کا کام ہے۔ حکومت پنجاب اس سلسلہ میں مداخلت نہیں کرتی، انہوں نے کوئی ban نہیں لگا رکھا۔ جہاں تک میرٹ کا تعلق ہے اور جس طرح جواب میں بھی موجود ہے کہ پڑھا لکھا سے مراد یہ ہے کہ کئی لوگ دس جماعتیں پڑھے ہوتے ہیں لیکن ان کی writing power بہت کمزور ہوتی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں تھوڑے پڑھے لکھے لوگ اچھے انداز سے لکھ پڑھ سکتے ہیں اور وہ کچہری یا قانون کے کاموں کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس میں یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اس کام کو جانتے ہیں اور اس کو پڑھ لکھ کر اچھے انداز سے کر سکتے ہیں اور اس کی entitlement بھی رکھتے ہیں، ان کو یہ لائسنس دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہتی ہوں کہ یہاں جواب 04-09-11 کا ہے اور سوال کی تاریخ وصولی 04-01-29 ہے۔ میں آپ کی وساطت سے پوچھوں گی کہ یہاں پر تحصیل بہاولپور میں، تحصیل یزمان میں انہوں نے ای ڈی او ریونیو اور سیکرٹری کالونیز کا لکھا ہوا ہے اور تحصیل یزمان میں اشفاق احمد چودھری کا لکھا ہوا ہے۔ یہ جواب آج دے رہے ہیں جبکہ یہ سوال 2004 کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ سوال تو گزر گیا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! آپ ہمیں وقت ہی نہیں دیتے اور ہم بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ خواتین کو تو بولنے ہی نہیں دیتے۔ ہمارا بھی کاشتکاروں کا علاقہ ہے اور ہمیں بھی بہت دقت ہوتی ہے۔ یہ جواب آج دے رہے ہیں جبکہ سوال 2004 کا ہے۔ خدا کے لئے انہیں کہا کریں کہ update جوابات یہاں پر دیا کریں۔ یہاں پر کوئی بھی اتنا جاہل نہیں بیٹھا ہوا۔ یہ جواب دیتے رہتے ہیں اور ہم چپ کر کے سنتے رہتے ہیں اور جب ہم بولنا چاہیں تو آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے وقت دیا میں ان سے اس بات کی وضاحت چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، وزیر صاحب! اس بات کو نوٹ کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 5157 سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 5157

تھل کے چکوک میں گزشتہ تین سال میں کی گئی الاٹمنٹس کی تفصیلات

*5157 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھل کے کس کس چک کی کتنی اراضی کس کس سکیم کے تحت گزشتہ تین سال میں الاٹ کی گئی، الاٹیز سے کیا قیمت وصول کی گئی، یہ قیمت کیا متعلقہ چک کی اوسط بیع کے مطابق تھی یا اس میں کوئی کمی بیشی کی گئی۔ الاٹمنٹ کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) تھل میں ابھی کتنا سرکاری رقبہ موجود ہے۔ اس میں بنجر بے آباد کتنا ہے اور آباد نہری رقبہ جو سرکاری تحویل میں ہے وہ کتنا ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف)

1۔ خوشاب: گزشتہ تین سالوں میں تھل ضلع خوشاب میں کسی چک میں کوئی رقبہ الاٹ نہ ہوا ہے۔

2۔ بھکر: ضلع بھکر میں گزشتہ تین سالوں میں کسی کالونی / چک میں کسی سکیم کے تحت کوئی رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

3۔ لیہ: ضلع لیہ میں وزیر اعظم سکیم سال 1998 کے تحت مورخہ 02-01-16 کو 491 ایکڑ 10 مرلہ کی اسناد حقوق مالکانہ بدست جناب ملک محمد اسلم صاحب وزیر مال پنجاب تقسیم ہوئیں۔ مذکورہ رقبہ CE کے مطابق اوسط بیع قیمت وصول نہ کی گئی۔ بلکہ مطابق پالیسی الاٹیز سے 5 روپے فی پیداواری یونٹ کے حساب سے قیمت وصول کی جا رہی ہے۔ جس کی حسب ضابطہ ششماہی اقساط ازاں الاٹیز ادا کی جا رہی ہیں۔ بعد تکمیل شرائط بے باقی اقساط 20 مذکوران کی الاٹ شدہ رقبہ کے حقوق مالکانہ حسب ضابطہ عطا کئے جائیں گے۔

4۔ میانوالی: تھل کے چکوک میں گزشتہ تین سالوں میں چشمہ بیراج سکیم کے تحت الاٹمنٹ کی گئی جس کی حد کم سے کم 98 کنال اور زیادہ سے زیادہ 120 کنال ہے، قیمت چک کی اوسط بیع کے مطابق تھی جو بورڈ آف ریونیو پنجاب کی

منظوری سے وصول کی گئی۔100 کنال فی الاٹ اٹامک انرجی سکیم کے تحت دو الاٹمنٹوں کی قیمت(2000+2000=4000)چک کی اوسط بیع کے مطابق تھی۔اسی طرح الاٹمنٹس مبلغ -/231340روپے جو کہ ابھی تک خزانہ سرکار میں جمع نہ ہوئے ہیں۔

5۔ کوٹ ادو / ضلع مظفر گڑھ :ندارد، کوئی رقبہ الاٹ نہ ہوا ہے۔

(ب)

1۔ خوشاب: علاقہ خوشاب تھل میں اس وقت کل سرکاری رقبہ 1771 ایکڑ موجود ہے۔ جس میں63ایکڑ بنجر ہے۔ سرکاری تحویل میں نہری رقبہ نہ ہے۔

2۔ بھکر: ضلع بھکر میں رقبہ تعدادی35958 ایکڑ مالیتی صوبائی حکومت بقایا از الاٹمنٹ ہے جو کہ بارانی ہے۔ بنجر اور بے آباد ہے جبکہ ناجائز کاشت ہو رہا ہے۔

3۔ لیہ: ضلع لیہ میں رقبہ بقایا سرکار16566کنال14مرلے جبکہ 10150 ایکڑ2کنال19مرلے رقبہ برائے تجویز وزیر اعلیٰ سکیم میں ہے اور 6416 ایکڑ3کنال15مرلے برائے تجویز نیلام عام ہے۔ دوسری طرف ضلع میں غیر آباد رقبہ 35 ایکڑ6کنال1مرلہ ہے اور نہری آباد رقبہ 16531 ایکڑ0کنال13مرلے ہے۔

4۔ میانوالی: ضلع میانوالی میں1354ایکڑ14کنال رقبہ ہے، 637ایکڑ5کنال غیر آباد ہے اور634کنال9 مرلے نہری رقبہ ہے۔ بارانی رقبہ تعدادی353 ایکڑ0کنال ہے۔

5۔ کوٹ ادو / ضلع مظفر گڑھ :3266 ایکڑ رقبہ بنجر قدیم ہے اور نہری رقبہ نہ ہے۔ یہ رقبہ پہلے سے بلاک صورت میں بورڈ آف ریونیو نے ریزرو کیا ہوا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جز(الف) کے سیکشن 3 میں جواب دیا گیا ہے کہ 1998 کی وزیر اعظم سکیم کے تحت 2002 میں491ایکڑ دس مرلہ کے حقوق مالکانہ کی اسناد بدست ملک محمد اسلم صاحب وزیر مال پنجاب تقسیم کی گئیں۔ جناب! ہمیں بتایا جائے کہ 1998 کی وزیر اعظم سکیم کیا تھی اور 2002 میں ملک اسلم صاحب نے جو زمین تقسیم کی ہے یہ کس فارمولا کے تحت تقسیم کی گئی ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! یہ زمین بنجر ہے اور وہاں کے رہائشی شعبہ زراعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو nominal chargers پر تقسیم کی گئی تاکہ وہ لوگ وہاں پر آباد ہو کر زمین کو قابل کاشت کر کے اپنے لئے ذریعہ آمدن پیدا کریں اور ان کا روزگار کا کوئی سلسلہ شروع ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اور trems and conditions نہیں تھیں اور مقصد یہ تھا کہ زمین آباد ہو جائے کیونکہ غریب لوگوں کے پاس کوئی روزگار اور ذریعہ معاش نہیں ہے تو اگر ان کو حکومت پاکستان یا حکومت پنجاب کی طرف سے زمینیں مل جائیں اور وہاں بیٹھ کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک روزگار کا ذریعہ پیدا کر لیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے تھل کے متعلق زمین کا بتایا ہے تو یہ بھی بتائیں کہ ضلع لیہ کے اندر کتنی سرکاری زمین ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! ضلع لیہ میں رقبہ بقایا سرکار 16566 ایکڑ 6 کنال اور 14 مرلے ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اگر میں چیلنج کروں کہ یہ ریکارڈ غلط ہے تو پھر اس کے لئے کچھ ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر لاکھوں ایکڑ سرکار کی زمین موجود ہے تو یہ صرف 16 ہزار ایکڑ بتا رہے ہیں۔

وزیر کالونیز: گجر صاحب! آپ پرانے آدمی ہیں تو ذرا سمجھا کریں کہ مختلف سکیموں کے تحت یہ بات ہوتی ہے وہ ایک نہیں بلکہ مختلف سکیموں کے تحت بقایا سرکار سے مطلب یہ ہے کہ وہ سرکار کے اپنے قبضہ میں زمین ہے۔ جو باقی لوگوں کے پاس زمینیں ہیں یا ایگریکلچر کے استعمال کے لئے دے رکھی ہیں یا بھیڑپال سکیم کے تحت ہیں تو وہ الگ ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے لیکن سرکار کے اپنے قبضے سے کیا مراد ہے؟ کیا وہاں ڈی سی او کا آفس ہے یا تحصیل دار کا آفس ہے، اس سے کیا مراد ہے کہ سرکار کے اپنے قبضے میں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! ایسی زمین جو کسی اور مقصد کے لئے نہیں دی گئی بلکہ حکومت اس زمین کو sublet کر سکتی ہے، عارضی کاشت کے لئے دے سکتی ہے اور لوگوں کو بھی دے سکتی ہے، بے زمین کاشتکاروں کو تقسیم کر سکتی ہے اس سے مراد وہ زمین ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ جو زمین سرکار کے قبضے کے اندر ہے، جو بنجر پڑی ہے اور رکھوں کی صورت میں موجود ہے، سرکار کی زمین ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس figure سے وہ بہت زیادہ رقبہ ہے۔ یہ figure غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس کے لئے یہ fresh question دیں ہم آپ کو ایک ایک مرلے کا بتادیں گے لیکن یہ اور مقصد ہے جو ہم نے یہاں پر بتایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! وہ یہ تو نہیں کہہ رہے کہ زمین موجود نہیں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ زمین موجود ہے لیکن۔۔۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہتا کہ زمین موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! زمین مختلف سکیموں میں ہے لیکن زمین اس سے زیادہ ہے جو آپ کہہ رہے ہیں اور آپ کی بات بھی صحیح ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ مختلف سکیموں میں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اس میں سوال یہ ہے کہ تھل کے اندر کتنا سرکاری رقبہ موجود ہے، اس میں بنجر کتنا ہے اور آباد کتنا ہے؟ یہ باقاعدہ سوال کیا گیا ہے اور انہوں نے اس کا جواب بھی ضلع وار ہی یعنی ہر ضلع کا الگ الگ جواب دیا ہے جس میں خوشاب، میانوالی، بھکر اور لیہ کا الگ الگ ریکارڈ بتایا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! آپ نے اس وقت وزیر اعظم سکیم کے تحت پوچھا تھا کہ کتنا رقبہ ہے؟

چودھری اصغر علی گجر: نہیں، جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال یہ تھا جس کا جواب ملا ہے۔ اس میں تو انہوں نے صرف وزیر اعظم سکیم کے تحت رقبہ بتایا۔ وہاں پر مختلف سکیموں کے تحت زمینیں موجود ہیں، ان کے بارے میں اگر آپ سوال کرنا چاہیں تو پوچھیں۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! کسی بھی سکیم کے تحت بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ یہ اس حوالے سے انہوں نے بات کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرے سوال کا انہوں نے جواب نہیں دیا جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ تھل میں ابھی کتنا سرکاری رقبہ موجود ہے۔ اس سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع لیہ میں رقبہ بقایا سرکار 16566 کنال اور 14 مرلے ہے۔ میرا خیال ہے کہ کنال غلطی سے لکھا گیا ہے یہاں پر ایکڑ ہی ہونا چاہئے جبکہ 10150 ایکڑ دو کنال اور 19 مرلے رقبہ برائے تجویز وزیر اعلیٰ سکیم ہے۔ میں نے تو وزیر اعلیٰ سکیم کے بارے میں پوچھا ہی نہیں ہے۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ وہاں پر کتنا سرکاری رقبہ موجود ہے۔ بہر حال یہ اس کا proper جواب نہیں ہے تو میں درخواست کروں گا کہ اس کو وزیر موصوف درست کروالیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں اسی لئے کہتا ہوں کہ 16 ہزار ایکڑ مان لیا جائے، کنال کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تو تکنیکی fault ہوگا کہ 16 ہزار کل رقبہ ہے اور 6 ہزار سکیم میں دے دیا گیا اور باقی چار ہزار ایکڑ بچا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ figures غلط ہیں اور وہاں پر رقبہ زیادہ ہے۔ میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو figure دیئے ہیں وہ میرے نزدیک غلط ہیں اور حکومت کا وہاں پر رقبہ زیادہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ لیہ کے اندر ٹوٹل رقبہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ وہ رقبہ ہے جو کار سرکار میں استعمال ہو سکے گا اور مختلف سکیموں میں دیا جا سکے گا۔ اس کے لئے اگر آپ یہ پوچھنا چاہیں تو ہم up to date رقبہ بتانے کے لئے تیار ہیں اور باقی اس کے علاوہ نیچے بھی

پڑھیں لکھا ہوا ہے کہ ضلع میں غیر آباد رقبہ 35 ایکڑ 6 کنال ایک مرلہ ہے اور نہری آباد رقبہ 16531 ایکڑ13 مرلے ہے۔ یہ بھی تو اس جواب میں ہے اور پڑھ لیں۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ figures غلط ہیں اور جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو figures دیئے گئے ہیں وہ میرے نزدیک غلط ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ جو کچھ لکھا ہوا اور جو کچھ پوچھا درست لیکن figures غلط دیئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اگر یہ غلط ہوا تو متعلقہ لوگوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے پہلے وزیر اعلیٰ کے حکم سے الاٹمنٹ کی ہے جو لوگ اب سرکاری زمینوں پر قابض ہیں اور جنہوں نے سرکاری بنجر زمینوں کو آباد کیا ہے تو کیا حکومت پنجاب انہیں کسی بھی سکیم کے تحت کوئی حقوق دینے کا پروگرام رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس مقصد کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک نئی پالیسی بننے والی ہے جس کے تحت تمام facts جن کا چوہدری صاحب نے ذکر کیا ہے، کا جائزہ لیا جائے گا اور قانون وضابطے کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا اور زمینوں کو آباد کرنے والے لوگوں کو انشاء اللہ تعالیٰ ترجیح دی جائے گی۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کے نمبر 4 میں بتایا گیا ہے کہ میانوالی میں دو لاکھ 31 ہزار 340 روپے جو کہ ابھی تک خزانہ سرکار میں جمع نہ ہوئے ہیں لیکن انہوں نے زمین الاٹ کر دی ہے اور لوگوں کو دے دی ہے وہ پیسے سرکاری خزانے میں جمع کیوں نہیں ہوئے اور وہ پیسے کب تک جمع ہو جائیں گے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اسی سے ملتا جلتا میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقاص صاحب! فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جز(الف) کے نمبر 4 جواب میں فرمایا گیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کی منظوری سے وہاں مختلف لاٹیں الاٹ کی گئی ہیں اور مختلف سکیموں کا ذکر بھی ہے تو میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے بورڈ آف ریونیو کی منظوری سے آرمی کے اعلیٰ افسران کو کتنی زمین الاٹ کی گئی ہے؟

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پہلے بھی اس ایوان میں بہت دفعہ درخواست کر چکی ہوں اور آج پھر انہی سوالات کے متعلق درخواست کرنا چاہ رہی ہوں کہ آپ ان وزراء کو ذرا دیکھ لیجئے کہ سب خوش گپیوں میں مصروف ہیں اور تین تین سال بعد ہمارے لکھے ہوئے سوالوں کے جواب آتے ہیں اور جواب دینے والے سیکرٹری صاحبان غیر متعلقہ جوابات دیتے ہیں یا figures غلط ہوتی ہیں۔ آپ دیکھیں جتنے بھی یہاں پر وزراء تشریف فرما ہیں یہ کبھی بھی تیاری کر کے نہیں آتے اور پھر آئیں بائیں اور شائیں کر کے ہمارا بھی ٹائم ضائع ہوتا ہے اور ہم آپ کا بھی دماغ خراب کرتے ہیں۔ براہ مہربانی! انہیں تنبیہہ کی جائے کہ کم از کم سوال کا صحیح جواب دیا کریں جو ہم چاہتے ہیں۔ یہ اس طرح ٹال مٹول سے کام لے کر آگے کر دیتے ہیں کہ یہ ہو گیا، فلاں ہو گیا۔ آج تک کبھی بھی ان کی طرف سے صحیح جواب آیا ہی نہیں۔ کبھی بھی کسی بھی وزیر نے تیاری کی اور نہ ہی یہ تیاری کر کے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن بی بی! میرا خیال ہے کہ آج کے جوابات کافی تیاری کے ساتھ دیئے جا رہے ہیں اور آپ اس کو appreciate کریں یا نہ کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم یہاں کوئی ماتم پر نہیں آئے ہوئے بلکہ ہمیں خوش رہنا چاہئے اور اگر خوش گپیاں مار رہے ہیں تو کیا ہوا، ہم ایک دوسرے کو خوشیاں ہی تو دے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کو کیا دے سکتے ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی! فرمائیں چونکہ آج خواتین کا عالمی دن ہے اس لئے خواتین کو موقع دینا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! آپ پہلے ہمارے سوالوں کا تو جواب لے لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگر آپ خواتین کو موقع نہیں دینا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! ایک ساتھ اکٹھے چھ ضمنی سوال آئے ہیں۔ یہ ایک سوال کریں جس کا میں جواب بھی دے سکوں۔

حاجی محمد اعجاز: دو لاکھ 31 ہزار 3 سو 40 روپے سرکاری خزانے میں جمع ہونے تھے وہ نہیں ہوئے وہ کب جمع ہوں گے اس الاٹمنٹ کو دو سال ہو گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس میں یہ تھوڑی تصحیح فرما لیں کیونکہ یہ misprint ہو گیا تھا۔ اصل قیمت 20 ہزار روپے فی لاٹ ہے۔ یہاں پر دو ہزار لکھا ہوا ہے۔ کل رقم 40 ہزار روپے بنتی ہے۔ کچھ کی رقم جمع ہو چکی ہے اور کچھ کی بقایا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد جمع ہو جائے گی۔

حاجی محمد اعجاز: کتنی رقم جمع ہو گئی ہے؟

وزیر کالونیز: اس کے لئے fresh question جمع کروا دیں پھر میں بتا دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں نے گزارش یہ کرنی ہے کہ میرا سوال نمبر 7606 ہے اس کو out of turn لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا اس کے بعد میں اس کو دیکھتا ہوں، اس کو لے لیتے ہیں۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! شاہ صاحب پہلے سوال تو کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال میں نے پہلے کر دیا تھا اب میں دوبارہ حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال کر رہے تھے کہ کتنے جنرلز کے نام پر یہ زمین الاٹ کی گئی، یہی سوال تھا؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ چشمہ بیراج کے بارے میں تھا جہاں یہ چشمہ بیراج بنا تھا اور وہ متاثرین جن کی وہاں زمینیں تھیں میرا خیال ہے کہ وہاں پر جنرل کوئی نہیں، عام کاشتکار ہی ہیں جن کو وہاں پر زمینیں ملی ہیں۔ یہ میں یقینی بات کرتا ہوں اگر شاہ صاحب لسٹ چاہتے ہیں تو ان کو وہ بھی مہیا کر دی جائے گی۔ وہاں پر چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں جن کی چار چار، پانچ پانچ کنال زمین آئی تھی ان کو اس کے بدلے میں باقی اضلاع میں زمین ملی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ کیا فرما رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے out of turn سوال لینے کی اجازت مانگی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال نمبر کیا ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7606 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! وہ تو بہت ہی آگے ہے۔ میں آپ کے لئے اس کو pending کر سکتا ہوں لیکن آج اس کو out of turn نہیں لے سکتا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: لیکن جناب سپیکر! اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ out of turn سوالات ہوتے رہے ہیں اور یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے تو پھر سب ہی کہیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس سوال کو دیئے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ اس کو out of turn لینے میں میرا نہیں خیال کہ کوئی problem ہو سکتا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! out of turn جب ترقی نہیں ہو سکتی تو out of turn سوال کیسے ہو سکتا ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب out of turn ترقیاں بھی ہوتی رہی ہیں اس لئے سوال بھی ہو سکتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ سوال رنگ روڈ کے متعلق ہے، اس میں لوگوں کی بہت زیادہ involvement ہے، یہ کرپشن کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بات بجا ہے لیکن جب اس کی باری آئے گی پھر ہی ناں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہاؤس کی رائے لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے میں خواتین کو بولنے کی اجازت دوں گا۔ وہ بحث میں حصہ لے لیں لیکن اگر محترمہ میں آپ کو موقع دوں گا تو پھر دوسروں کو بھی دینا پڑے گا۔ پھر یہ روایت چل پڑے گی اس لئے آپ rules کے مطابق چلیں۔ میں آپ کو یہ رعایت دے سکتا ہوں کہ آپ کا سوال pending کر لوں اس کی باری اگلی مرتبہ آ جائے گی۔ میں آپ کا سوال pending کر دیتا ہوں لیکن میں out of turn نہیں لے سکتا۔ میں نے کبھی کسی کو out of turn سوال پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کسی کو خدانخواستہ ایمرجنسی ہو اور کسی نے جانا ہوتا ہے تو پھر کوئی اور بات ہے لیکن اگر آپ ہاؤس میں ہیں اور ہاؤس چل رہا ہو تو میں یہ موقع دیتا ہوں کہ آپ کا سوال ختم نہیں کرتا بلکہ اس کو pending کر دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آج ہماری بچی نے ضد کر لی ہے تو جناب مان جائیں، جب ادھر سے کوئی بچی ضد کرے گی تو ہم بھی مان جائیں گے، آپ مہربانی فرمائیں۔ یہ اچھی روایت ہے کہ اگر ہم اسی طرح مل کر چلتے رہیں گے تو یہ ہاؤس بہتر چلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ ایک دو سوال کے بعد ہوتا تو میں کر لیتا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر اب آپ کی بھی کوئی بچی ادھر سے بات نہیں کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5513 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

تحصیل رحیم یار خان میں 2001 تا حال سرکاری اراضی کے ٹھیکہ جات اور ناجائز قابضین کی تفصیلات

*5513 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں۔ کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2001 میں تحصیل رحیم یار خان میں محکمہ کی سرکاری اراضی کس کس جگہ کتنی کتنی تھی۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت اس تحصیل میں کتنی سرکاری اراضی غیر آباد اور کتنی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی کن کن افراد کو ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر کس شرح سے دی گئی ہے۔ سال 2003 سے آج تک کی تفصیل درکار ہے؟

(د) اس اراضی سے سالانہ حکومت کو کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ہ) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ناجائز قابضین کے نام، پتا جات اور اراضی کی تفصیل نیز یہ کب سے اس اراضی پر ناجائز قابضین ہیں؟

(و) حکومت ناجائز قابضین سے یہ اراضی کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں سال 2001 میں محکمہ مال کی اراضی 12228 ایکڑ تھی۔ اس وقت 4199 ایکڑ وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت مستحق افراد کے لئے تجویز کی گئی ہے جس کا قبضہ تاحال نہ دیا گیا ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت تمام اراضی غیر آباد اور غیر کاشتہ ہے۔

(ج) سال 2003 سے آج تک کوئی ٹھیکہ / لیز / پٹہ نہیں دیا گیا۔

(د) کوئی آمدن نہ ہو رہی ہے۔

(ہ) بروئے ریکارڈ زرعی اراضی کسی ناجائز قابض کا اندراج نہ ہے۔

(و) رہائشی مقاصد کے لئے زیر ناجائز قبضہ اراضی کا سروے کیا جارہا ہے اور محکمہ کی ہدایت مورخہ 03-12-10 کی روشنی میں عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں 4199 ایکڑ زمین وزیراعلیٰ سکیم کے تحت مستحق افراد کے لئے تجویز کی گئی، مستحق افراد کی definition اور اس کا کیا criterion ہے کہ وہ کس طرح اس سکیم کے لئے مستحق تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! approval کے بعد ایک پالیسی بنائی گئی تھی اس میں مستحق افراد کی definition بتائی گئی تھی کہ وہ لوگ جو چار ایکڑ یا چار ایکڑ سے کم کے مالک ہوں اور اسی گاؤں کے رہنے والے ہوں ان کو اہمیت دی جائے گی اور وہ خود کاشت کرتے ہوں، 1998 سے کاشتکار ہوں یا زمین پر ان کا قبضہ ہو یا کاشتکاری کے شعبہ سے منسلک ہوں ان کی چار سال تک گرداوریاں ہوں اگر مقامی گاؤں میں جہاں سرکاری زمین ہے وہاں پر کوئی ایسا بندہ نہیں ملتا تو ساتھ والے گاؤں کے لوگ بھی حق رکھتے ہیں کہ وہ درخواست دے سکتے ہیں اس کے لئے ہم نے تحصیل اور ضلع کی سطح پر joint پڑتال کے لئے کمیٹیاں بنائی تھیں کہ ان کی منظوری کے بعد ان لوگوں کو زمین الاٹ ہوگی یا تقسیم ہوگی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا کہ زلزلہ آئے ہوئے چھ ماہ ہو گئے مری اور کوٹلی ستیاں میں چار پانچ ہزار مکانات کو نقصان پہنچا۔ صوبہ سرحد اور کشمیر میں معاوضہ مل گیا اور اسی ایوان میں یہ کہا گیا تھا کہ جو مکانات مکمل طور پر damage ہوئے ہیں ان کے مالکان کو پچیس ہزار روپے دیا جائے گا اس وقت تک مری اور کوٹلی ستیاں کی ان چھ یونین کونسلوں میں کسی کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا تو میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ حکومت ان لوگوں کو جن کا نقصان ہوا اور پنجاب میں صرف وہ چھ

یونین کونسلیں ہیں جہاں نقصان ہوا وہ کب نقصان پورا کرے گی اس میں بھی جو فہرستیں بنی ہیں پسند اور ناپسند کو سامنے رکھا گیا میں ان سے پوچھوں گا کہ اس میں کیا معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وزیر قانون سے ان کے چیمبر میں مل لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات اسی ایوان میں کہی تھی کہ جو جن کے نقصانات ہوئے ہیں ہم ان کو پچیس ہزار روپے دیں گے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے مری میں بھی جا کر کہا اور چھ ماہ ہونے کے باوجود کسی کو ایک پیسا نہیں ملا سوائے ان لوگوں کو جو فوت ہو گئے تھے ان کو ایک لاکھ روپے ملے ہیں۔ پنجاب میں صرف وہ چھ یونین کونسلیں متاثر ہوئی تھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ سات افراد کی موت ہوئی ہے ان میں سے صرف دو افراد کو معاوضہ ملا ہے اسی طرح وہاں پر جن لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں ان کو کوئی معاوضہ نہیں ملا، میں وزیر قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ کوٹلی ستیاں اور مری کا کچھ حصہ بہت شدید متاثر ہوا ہے، میں خود وہاں گیا ہوں لوگوں نے وہاں بہت چیخ و پکار کی ہے اس کے لئے مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! تشریف رکھیں، ایک آدمی بات کرے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے جواب چاہئے کہ اعلان کرنے کے باوجود، چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی معاوضہ کیوں نہیں دیا جا رہا؟ اگر جواب دینا پسند نہیں کرتے تو پھر میں یہاں بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): سن لی ہے تو وہ جواب دے دیں۔ اس میں شرمانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے دس آدمی اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ آواز کیسے آپ کو سنائی دے گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): ظاہر ہے اس مسئلے میں، میں بات کر رہا ہوں اور وقاص صاحب بات کر رہے ہیں۔ اب چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ یہ ان کو کوئی پیسا نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! فرمائیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم بلاوجہ جذباتی ہو رہے ہیں۔ انہیں شاید اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ اس وقت تک گورنمنٹ وہاں پر ان لوگوں کی rehabilitation کے لئے اور متاثرین کی امداد کے لئے کیا اقدامات کر چکی ہے۔ جس وقت وہاں پر نقصان ہوا، زلزلہ سے متاثرین جو لوگ ہیں اس سے پہلے برفباری ہوئی تھی اس وقت بھی وہاں پر کروڑوں روپے کی امداد پراونشل گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے دی گئی۔ اس کے بعد زلزلہ آیا اور اس زلزلے سے متاثرین کو بھی گورنمنٹ کی طرف سے امداد دی گئی اور اس وقت تو میں نے اپنے بھائی کو وہاں اس علاقے میں نہیں دیکھا لیکن آج میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ تاخیر صرف اور صرف اس لئے ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کو مصدقہ لسٹیں چاہیئں تھیں کہ کن لوگوں کا کتنا نقصان ہوا ہے تاکہ ان کو وہ معاوضہ دیا جائے۔ ابھی میرے بھائی یہ کہہ رہے تھے کہ وہاں پر پسند، ناپسند کی بات ہو رہی ہے۔ جب ملا ہی کسی کو نہیں، ہم نے معاوضہ ابھی تک دیا نہیں تو پسند یا ناپسند کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں اپنے بھائی سے یہ استدعا کروں گا کہ اس سلسلے میں، میں آج ہی مری میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں سے یہ کہوں گا کہ وہ جلد از جلد ہمیں لسٹیں بھیجیں۔ چند دن پہلے راولپنڈی میں جب لوکل گورنمنٹ کے کنونشن سے جناب وزیر اعلیٰ نے خطاب کیا تھا تو انہوں نے وہاں بھی یہ فرمایا تھا کہ جس وقت بھی وہ لسٹیں مکمل ہو کر ہمارے پاس آ جائیں گی تو ہم معاوضہ ادا کر دیں گے۔ اس وقت جناب وزیر اعلیٰ نے ایک مہینے کا ٹائم دیا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک مہینے کے اندر اندر ہمارے پاس جو بھی لسٹیں آئیں گی ان لوگوں کو معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابھی کسی کو معاوضہ نہیں ملا اس لئے پسند یا ناپسند کی بات ہی نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا یہی رونا تھا کہ صوبہ سرحد میں یا کشمیر میں جہاں بہت زلزلہ آیا تو ہماری وہاں چھ یونین کونسلوں کی بات تھی تو وہاں وہ لسٹیں کیوں

نہیں بن رہیں؟ جھگڑا پسند یا ناپسند کا ہے۔ ناظم اپنی لسٹ بنا رہے ہیں اور پٹواری اپنی لسٹ بنا رہے ہیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ کے نوٹس میں آگیا ہے اور آپ نے مزید یاددہانی کرا دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مہینے کے اندر انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی! پہلے آپ فرمائیے۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! جب بھی ہم بات کرتے ہیں تو شکایت ہی ہوتی ہے۔ جب بھی بات کروں تو شکایت کہ جی، شکایت یہ ہے کہ ابھی پچھلے سوال کے ریفرنس سے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ آپ نے ابھی وہ out of turn کی بات کر دی کہ یہ question out of turn ہے۔ میں آپ سے گزارش کر رہی ہوں کہ یہ تو حکومت ہی out of turn چل رہی ہے۔ (قہقہے) ہر بات ہی یہاں out of turn ہوتی ہے۔ ترقی out of turn، پلاٹ out of turn، ہر کام out of turn، اب اگر ایک سوال out of turn آگیا ہے تو کون سی قیامت بپا ہو گئی تھی۔

چوہدری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

چوہدری اعجاز احمد سماں: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک بڑی اہم خبر جو کہ پنجاب کے زمینداروں کے لئے بڑا ضروری مسئلہ ہے وہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش دوبارہ کرتا ہوں کہ میں وزیر خوراک اور جناب لودھی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ میں جو بات آج کروں گا وہ کل اس کی تیاری کر کے آ جائیں۔ اس کے سوالات و جوابات اسی ایوان میں پنجاب کے زمینداروں کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے؟

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے۔ یہ پنجاب کا بڑا اہم معاملہ ہے۔ میں وزیر خوراک اور لودھی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کل میرے سوال کا جواب اس ایوان میں دیں ورنہ پنجاب کے زمیندار، جب گندم کی فصل کی کٹائی ہو گی تو ہم اس وقت ان لوگوں کی سربراہی

کریں گے، سارے پنجاب کے زمیندار اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے یہاں باہر کھڑے ہوں گے۔ میں چیلنج کرتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں سماں صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ میرے بھائی ہیں۔ ان کا سوال وزیر خوراک صاحب سے متعلقہ ہے اور وہ ان کو چیلنج بھی کر رہے ہیں۔ میری صرف یہ استدعا ہے کہ آج وہ ناسازی طبع کے باعث تشریف نہیں لائے۔ وہ کل موجود ہوں گے اور آپ ان کی موجودگی میں سوال کریں اور وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔ میری صرف یہ گزارش ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ خوراک سے متعلقہ میرا سوال صرف سنا جائے اور اس کے بعد کل وہ تیاری کر کے آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جو سوال کر رہے ہیں یہ پہلے ہی میں نے وزیر خوراک کے گوش گزار کیا ہوا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! یہ لوگوں کو پتا ہی نہیں۔ میں جو باتیں بتانا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ کل اس کی تیاری کے ساتھ ہاؤس میں آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ desposing of the weak ہے۔ آپ already desposing of the weak کی بات کر رہے ہیں ناں؟

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! آپ میرا مسئلہ تو سن لیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پنجاب میں رحیم یار خان سے لے کر اٹک تک پچیس لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی جگہ ان کے پاس ہے۔ اس پر یہ جواب دیں۔ میں جو سوال کرتا ہوں وہ کل اس کی تیاری کے ساتھ آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ بات ہو چکی ہے۔ وہ کل آئیں گے پھر آپ یہ سوال کریں۔۔۔

چودھری اعجاز احمد سماں: آج ایک کروڑ 75 لاکھ ٹن گندم پڑی ہے جو لودھی صاحب نے فرمایا ہے وہ یہ کہاں رکھیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کل آئیں گے اور اس کا جواب دیں گے۔ آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے۔ چونکہ آج ویمن ڈے ہے اس لئے میں ذرا پہلے خواتین کو ٹائم دے لوں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: آپ نے ان کو پہلے بھی بڑا ٹائم دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پہلی دفعہ گورنمنٹ کی طرف سے کسی خاتون کو ٹائم دے رہا ہوں۔ آپ یہ بات مت کہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن ویمنز ڈے کے حوالے سے پوری دنیا میں بین الاقوامی طور پر منایا جا رہا ہے۔ خواتین بنچ سے میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا ٹائم دیں تاکہ ہم اپنے خیالات کا تھوڑا سا اظہار آپ کے سامنے کر سکیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں شروع کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! ابھی آپ ذرا یہ procedure چلنے دیں۔ اس کے بعد پھر بات کریں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک سوال نمبر 7606 ہے جو کہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اسے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا سوال نمبر 7606، pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی تمام سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں چرچ مشنری سوسائٹی کی پراپرٹی کی تفصیل

*5924 جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب بھر میں چرچ مشنری سوسائٹی کے نام کون کون سی زمینیں / پراپرٹی ہے۔ ان کے ضلع وار فرد "Extract" بھی فراہم کئے جائیں؟

(ب) مذکورہ زمین / پراپرٹی کی تفصیل ضلع وار بتائی جائے۔ زمین کا کھیوٹ نمبر، خسرہ نمبر اور کھتونی نمبر کیا ہے؟ زمین / پراپرٹی کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) آج تک ان زمینوں کی جمع بندی کی تفصیل ضلع وار بتائی جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) پنجاب بھر کے تمام اضلاع سے رپورٹیں طلب کی گئیں، ان رپورٹوں کے مطابق حقائق درج ذیل ہیں:۔

ضلع شیخوپورہ

ضلع شیخوپورہ		S	M	K
1۔	مریدکے	8	16	97
2۔	نوکھر اربن	7	01	190
3۔	شیخوپورہ اربن	0	01	87
4۔	تحصیل فیروز والا کے موضع نیتو گالا میں نیشنل کونسل آف چرچ پاکستان کے نام ملکیت ہے۔	0	11	14

ضلع بہاولنگر

تابع رجسٹر حقداران زمین سال 99-1998 موضع روجھانوالی تحصیل و ضلع بہاول نگر کھاتہ نمبر 103 کھتونی نمبر 793 تا 796 چرچ آف پاکستان کے نام 07 مرلے اور بورڈ آف دی یونائیٹڈ چرچ کے نام 07 مرلہ اور کھاتہ نمبر 270 میں مقبوضہ گرجا گھر 6 K-15M

ضلع قصور

لاہور چرچ کونسل آف دی انڈیا کے نام 4 K-13 M-206 FT واقع اندرون قصور اور موضع بہادر پورہ میں 7 مرلے میتھوڈسٹ چرچ، کھریپڑ میں 1-K-10 M ملکیتی باشندگان دیہہ، کنگن پور (k-8M) بیت عنیاہ چرچ چک نمبر 35 پتوکی 3 K-12M مقبوضہ غیر ممکن سکول اور 10 K-2M غیر ممکن قبرستان، موضع نارو کی ماجھہ 1 K-1M چرچ فار گاسپیل اسمبلیز پاکستان۔

ضلع اوکاڑہ

چک نمبر 1-A/4-L اوکاڑہ اربن میں مشنری سوسائٹی کے نام خسرہ نمبران 1992، 1690، 1685، 1686 کل رقبہ بقدر 20 کنال 06 مرلے 03 سرساہی اور موقع پر چرچ موجود ہے۔

ضلع رحیم یار خان

تحصیل رحیم یار خان میں (مذہبی) چرچ مشنری کے نام M 6-A-5K 10 رقبہ / پراپرٹی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ		S	M	K
1۔	چک نمبر 331ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	04	11	36
2۔	چک نمبر 470ج ب گوجرہ	60	02	47

ضلع ملتان

ڈایوسیس ٹرسٹ ایسوسی ایشن چرچ آف پاکستان طرف مبارک اول	05	0
ڈایوسیس ٹرسٹ طرف مبارک اول	08	0

اس کے علاوہ باقی اضلاع کی رپورٹوں کے مطابق کوئی رقبہ چرچ مشنری سوسائٹی کو نہ دیا گیاہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ

1۔ مرید کے اربن: کھیوٹ ہذا، کھتونی ہذا، مربع نمبر 187 نمبران خسرہ 4 تا7، 7تا14، مربع نمبر 188 نمبر خسرہ 9-1 تا12، 19تا20 قطعہ 15 جملہ رقبہ تعدادی K-97 16M-8S

2۔ نوکھر اربن: نمبران خسرہ 351تا354، 356تا361، 365تا373، 378تا380، 377تا381۔

3۔ شیخوپورہ اربن: کھیوٹ ہذا نمبر 541 کھتونی 983 تا984 خسرہ نمبران 3-11-487 کھاتہ نمبر 542 کھتونی 985 خسرہ نمبر 12-16 کھیوٹ نمبر 545 کھتونی نمبر 988 خسرہ نمبر 25 کھیوٹ نمبر 546 کھتونی نمبر 989 خسرہ نمبر 15

4۔ تحصیل فیروزوالا: تحصیل فیروزوالا موضع جیتوگالا، کھیوٹ نمبر 36 کھتونی نمبر 70 خسرہ نمبران 13-18/24

ضلع بہاولنگر

کھاتہ نمبر 103 کھتونی نمبر 793 نمبر خسرہ 16/587 کیلہ نمبر 6 (0-14M)، کھاتہ نمبر 270 کھتونی نمبر 981 نمبر خسرہ 4/7 کیلہ نمبر 9 (K-15 6) کل رقبہ تعدادی 7K-9M

ضلع قصور

قصور اندرون: کھیوٹ نمبر1090، کھتونی نمبر1410 نمبران خسرہ 8354، 8357، 8362،(4K-13M-206SqFt لاہور چرچ کونسل، موضع بہادر پور کھیوٹ نمبر242، کھتونی نمبر639 نمبر خسرہ790، (0K-07M)میتھوڈسٹ چرچ موضع کھریپڑ نمبر خسرہ 2289 (1 K-10 M)مقبوضہ چرچ، موضع کنگن پور کھیوٹ نمبر95 کھتونی نمبر407 خسرہ نمبر1567 (0 K- 8 M)مقبوضہ بیت عیناہ، چرچ چک نمبر35, کھیوٹ نمبر329 کھتونی نمبر421، خسرہ نمبران125/119، 132/60، 131/121 (3 K-12 M) غیر ممکن سکول کھیوٹ نمبر1149 کھتونی نمبر3094 خسرہ نمبر1016 (10 K-2 M) غیر ممکن قبرستان، موضع نارو کی ماہجہ کھیوٹ نمبر1556 کھتونی نمبر2292 خسرہ نمبر1955 کا38/1 حصہ چرچ فارگا سپل اسمبلیز پاکستان

ضلع اوکاڑہ

کھیوٹ نمبر2006 کھتونی نمبر2167 خسرہ نمبران1992، 1690، 1688، 1686، 1685 کل رقبہ بقدر20 کنال06 مرلے03 سرساہی

ضلع رحیم یار خان

1۔ موضع کوٹ درعیہ میں کھاتہ نمبر24 کھتونی نمبر75تا78 برقبہ 1 K-15M
2۔ موضع رحیم یار خان میں کھاتہ نمبر1 کھتونی نمبر1تا3 برقبہ 0 K-15M
3۔ چک نمبر111/P میں کھاتہ نمبر168 کھتونی نمبر338تا340 برقبہ 83 K-6M

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

1۔ چک نمبر331۔ج۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ، کھیوٹ نمبر89/90، کھتونی نمبر112 تا114 خسرہ نمبران 21042/6603 حصہ(36 K-11M-4 S)
2۔ چک نمبر470۔ج۔ب گوجرہ

کھیوٹ نمبر	کھتونی نمبر	نمبر خسرہ	رقبہ S	M	K
187	218	88	0	14	6
97	97	91	0	16	21
96	96	35/2	0	17	15
96	96	20/17/1/2	30	19	0
96	96	20/17/2/2	30	6	2
		کل	60	2	47

ضلع ملتان

1۔ کیتھولک چرچ قبرستان۔ نمبر خسرہ1/447 (08 K-0M)

2۔ کیتھولک چرچ سٹیٹ طرف مبارک اول447/3 (08 K-0M)

3۔ بیت اہل چرچ آف پاکستان ملتان طرف راوی کھیوٹ نمبر730تا 746/726 تا742،02K-04M-02Y

اس کے علاوہ باقی اضلاع کی رپورٹوں کے مطابق کوئی رقبہ چرچ مشنری سوسائٹی کو نہ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلعی رپورٹوں کے مطابق زمینوں کی جمعبندی کی تفصیلات جز(الف)اور(ب) کے جوابات میں درج ہیں۔تاہم نقولات جمعبندی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

تحصیل فیروزوالہ کے پٹوار سرکلز میں تعینات پٹواریوں، گرداوروں اور قانونگو کی تفصیلات

*6122 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں کتنے پٹوار سرکل ہیں۔ ان میں کتنے پٹواری، گرداور اور قانونگو تعینات ہیں؟

(ب) ہر پٹوار خانہ میں کتنی کتنی مدت سے پٹواری تعینات ہیں۔ان کے نام، موجودہ عرصہ تعیناتی جو پٹواری قانونگو، گرداور تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں ان کے نام، تبدیل نہ ہونے کی وجوہات اور آئندہ کالائحہ عمل کیا ہے۔اس وقت تحصیل فیروز والہ میں پٹواری، قانونگو گرداور کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں کب پر کی جائیں گی؟

(ج) ہر پٹواری کا موضع وار حلقہ الگ الگ بیان کیا جائے؟

وزیر مال:

(الف) تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں کل128 پٹوار سرکل ہیں۔ بقایا تفصیل جھنڈی (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1۔ ہر پٹوار خانہ میں تعینات پٹواری کا نام اور مدت تعیناتی جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیں، جھنڈی(ب) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ جو پٹواری، قانونگو/گرداور تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں ان کے نام تبدیل نہ

ہونے کی وجوہات اور آئندہ لائحہ عمل جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیں جھنڈی (ج) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ اس وقت تحصیل فیروزوالہ میں پٹواریوں کی 28 اسامیاں خالی ہیں اور قانونگو / گرداوران کی پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ جناب EDO(R) شیخوپورہ کی طرف سے اخبار اشتہار ہوگا۔ اس کے بعد خالی اسامیوں کی بھرتی شروع کر دی جائے گی۔

(ج) ہر پٹواری کا الگ الگ موضع وار حلقہ جاننے کے لئے ملاحظہ فرمائیں جھنڈی (د) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رجسٹری برانچ گوجرانوالہ میں تعینات عملہ کی تعداد، کوائف اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

*6204 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں رجسٹری برانچ میں تعینات عملہ کی تعداد مع کوائف بیان فرمائیں؟

(ب) ہر ملازم کی تاریخ تعیناتی کی تفصیل بیان کی جائے نیز جن ملازمین کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے، کیا حکومت ان کو ٹرانسفر کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال:

(الف) گوجرانوالہ رجسٹری برانچ میں اس وقت تعینات عملہ کی تعداد 39 ہے جن کے کوائف درج ذیل ہیں:۔

1۔ رجسٹریشن برانچ اربن I

1 ہیڈ کلرک

10 جونئیر کلرک

3 نائب قاصد

2۔ رجسٹریشن برانچ اربن II

11 جونئیر کلرک

4 نائب قاصد

3۔رجسٹریشن برانچ رورل تحصیل آفس گوجرانوالہ

8جونیئر کلرک

2نائب قاصد

(ب) ہر ملازم کا نام، تاریخ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس وقت ایک ہی جگہ تعینات ملازمین جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے کی تعداد دس ہے۔حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہ لازم نہیں کہ تین سال کا عرصہ مکمل ہونے پر کسی کو ضرور تبدیل کیا جائے۔

ضلع وہاڑی میں2003تا2005رجسٹری فیس سے آمدن کی تفصیل

*6466جناب طاہر اقبال چودھری:کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال2003 سے جنوری2005تک ضلع وہاڑی میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدن ہوئی۔تفصیل تحصیل وار ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر مال:

ضلع وہاڑی میں رجسٹری فیس کی مد میں سالانہ مندرجہ ذیل آمدن ہوئی ہے:۔

	2003-04	2004-05	میزان
وہاڑی	30,40,939/-	40,83,550/-	71,24,489/-
بورے والا	18,50,144/-	32,24,928/-	50,75,072/-
میلسی	13,41,133/-	14,05,020/-	27,46,153/-
میزان	62,32,216/-	87,13,498/-	149,45,714/-

وہاڑی میں1999تا حال،زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی متعلقہ تفصیل

*6467جناب طاہر اقبال چودھری:کیاوزیر کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال1999 سے آج تک ضلع وہاڑی میں حکومت نے کتنی زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی اس کی تفصیل مع نام اور پتاجات ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر کالونیز:

سال1999 سے تاحال ضلع وہاڑی میں درج ذیل دو سکیمیں شروع کی گئیں:۔

1۔ سال2002 میں وزیر اعظم سکیم کے تحت106۔ایکڑ ایک کنال 11مرلے زمین تقسیم کی گئی۔ تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ سال2003 میں وزیر اعلیٰ سکیم برائے بے زمین کاشتکاران متعارف ہوئی، جس کے تحت95ایکڑ ایک کنال رقبہ مختص کیا گیا ہے،اور رقبہ ابھی تقسیم نہ کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور میں2002تا2004رجسٹری فیس سے آمدن کی تفصیل

*6507جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

مالی سال2002سے2004تک ہر سال ضلع لاہور میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال:

ضلع لاہور میں رجسٹری فیس کی مد میں سالانہ مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی ہے۔

مالی سال	آمدن
2002-2003	7,02,01,354/-
2003-2004	14,40,03,98/-
میزان ضلع لاہور	21,42,05,340/-

ڈی ڈی او(ریونیو)رورل سیالکوٹ میں جنوری2005تا حال ہونے والی رجسٹریوں کی تفصیلات

*7199جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2005 سے آج تک ڈی۔ڈی۔او (ریونیو)رورل سیالکوٹ نے کتنی رجسٹریاں کی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی رجسٹریاں دفتر میں، کتنی موقعہ پر اور کتنی گھروں میں جا کر کی گئی ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) ان رجسٹریوں سے جو رقم حکومت کے خزانہ میں جمع ہوئی،اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) آج تک جن رجسٹریوں کی فیس وصول کرنی ہے،ان رجسٹریوں کی تعداد مع نام اور خسرہ

کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا ان رجسٹریوں کی فیس روزانہ کی بنیاد پر یا ہفتہ / ماہانہ کی بنیاد پر حکومت کے خزانہ میں جمع کروائی جاتی رہی ہے؟

(و) ڈی۔ڈی۔او (ریونیو) رورل سیالکوٹ کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور کام کی نوعیت کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) 4440 وثیقہ جات رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(ب) (i) 4350 رجسٹریاں دفتر میں ہوئی ہیں۔

(ii) حسب قاعدہ / ضابطہ 90 رجسٹریاں موقع / گھر جا کر کی گئی ہیں۔

(ج) (1) رجسٹریشن فیس -/43799367 روپے

(2) اشٹام ڈیوٹی -/87353684 روپے

(3) انتقال فیس -/687600 روپے

(د) کسی رجسٹری کی فیس وصول نہیں کرنی ہے بلکہ تمام رجسٹریوں کی فیس وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروادی گئی ہے۔

(ہ) حسب قاعدہ جس دن کی فیس ہو اگلے دن سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کروادی گئی ہے۔

(و)

1۔ میثم عباس، (سب رجسٹرار / ڈی ڈی او رجسٹریشن B-17) رجسٹریوں کی تصدیق کرنا۔

2۔ شاہد پرویز، (جونیئر کلرک BS-5) رجسٹریوں کی ظہری عبارت لکھنا۔

3۔ نثار احمد، (جونیئر کلرک BS-5) فیس بک maintain کرنا۔

4۔ شاہد شمسی، (جونیئر کلرک BS-5) رجسٹر انگوٹھا جات میں رجسٹریاں درج کرنا و دیگر دفتری امور۔

5۔ صابر حسین، نائب قاصد (BS-1)

ڈی ڈی او (ریونیو) اربن سیالکوٹ میں جنوری 2005 تا حال

ہونے والی رجسٹریوں کی تفصیلات

*7200 جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2005 سے آج تک ڈی۔ڈی۔او(ریونیو) اربن سیالکوٹ نے کتنی رجسٹریاں کی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی رجسٹریاں دفتر میں، کتنی موقع ملاحظہ کر کے موقع پر اور کتنی گھروں میں جاکر کی گئی ہیں۔ تفصیل علیحٰدہ علیحٰدہ بیان فرمائیں؟

(ج) ان رجسٹریوں سے جو رقم حکومت کے خزانہ میں جمع ہوئی، اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) آج تک جن رجسٹریوں کی فیس وصول کرنی ہے، ان رجسٹریوں کی تعداد مع نام اور خسرہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا ان رجسٹریوں کی فیس روزانہ کی بنیاد پر یا ہفتہ / ماہانہ کی بنیاد پر حکومت کے خزانہ میں جمع کروائی جاتی رہی ہے؟

(و) ڈی۔ڈی۔او (ریونیو) اربن سیالکوٹ کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور کام کی نوعیت کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) 3605 وثیقہ جات رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

(ب)

(i) 3488 رجسٹریاں دفتر میں ہوئی ہیں۔

(ii) حسب قاعدہ / ضابطہ 117 رجسٹریاں موقع / گھر جاکر کی گئی ہیں۔

(ج)

(1) رجسٹریشن فیس -/34962708 روپے

(2) اشٹام ڈیوٹی -/70336957 روپے

(3) انتقال فیس -/361200 روپے

(د) کسی رجسٹری کی فیس وصول نہیں کرنی ہے بلکہ تمام رجسٹریوں کی فیس وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروادی گئی ہے۔

(ہ) حسب قاعدہ جس دن کی فیس ہوا گلے دن سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کروادی گئی

ہے۔

(و)

1۔ ذوالفقار علی بھٹی، (سب رجسٹرار/ڈی ڈی او رجسٹریشنBS-17، رجسٹریوں کی تصدیق کرنا۔

2۔ محمد یونس چوہان، (جونئیر کلرک)BS-5رجسٹریوں کی ظہری عبارت لکھنا۔

3۔ محمد انور(جونئیر کلرک) BS-5فیس بکmaintainکرنا۔

4۔ غلام حر، نائب قاصد(BS-1)

تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ کالونیز کی اراضی کی تفصیل

*7428جناب محمد وقاص: کیاوزیر کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں اس وقت محکمہ کالونیز کی کل کتنی اراضی موجود ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس میں سے کتنی اراضی پٹہ /لیز پر دی گئی ہے؟

(ج) پٹہ داران کی مکمل تفصیل مع کوائف ایوان میں پیش کئے جائیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ کالونیز کی کوئی اراضی موجود نہ ہے۔

(ب) ۔ایضا۔

(ج) ۔ایضا۔

ضلع راولپنڈی کی تحصیل ٹیکسلا میں2002تا2005، محکمہ مال میں بھرتی کی تفصیل

*7429جناب محمد وقاص: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2002تا جون2005ضلع راولپنڈی محکمہ مال میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ سکیل وار نام درج کئے جائیں؟

(ب) مذکورہ بھرتی شدہ افراد میں تحصیل ٹیکسلا کے رہائشی افراد کی تعداد کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) بھرتی کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

وزیر مال:

(الف) ضلع راولپنڈی2002 تا جون2005 کل پانچ افراد بھرتی کئے گئے، سکیل وار نام درج ذیل ہیں:۔

	نام	نام اسامی	سکیل
1۔	عابد حسین	نائب تحصیلدار	14
2۔	یاسر ممتاز	پٹواری	05
3۔	ابرار حسین	پٹواری	05
4۔	صغیر عباسی	پٹواری	05
5۔	طاہر جمیل	پٹواری	05

(ب) مندرجہ بالا بھرتی شدہ افراد میں سے تحصیل ٹیکسلا سے ایک فرد مسمی یاسر ممتاز کو بطور پٹواری بھرتی کیا گیا۔

(ج) قواعد ملازمت1990 کی رو سے نائب تحصیلدار کی کل اسامیوں کا50 فیصد پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر جب کہ بقایا50 فیصد کا تقرر بذریعہ ترقی متعلقہ ضلع کے قانونگو اور منسٹیریل سٹاف سے 38اور12 فیصد کے تناسب سے ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ و پرموشن کمیٹی کی سفارشات پر کیا جاتا ہے۔پٹواریان کی مکمل بھرتی ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کی سفارشات پر کی جاتی ہے۔

پی پی۔4 گوجر خان میں حلقہ جات پٹوار / قانونگو، تعینات ملازمین اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

*7448 بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔4 گوجر خان میں کتنے پٹوار اور قانونگو حلقہ جات میں اس وقت ان حلقوں میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو حضرات کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) جو پٹواری اور قانونگو عرصہ تین سال سے زائد ایک جگہ پر کام کر رہے ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ج) کیاحکومت ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد عرصہ تک تعینات ملازمین کو ٹرانسفر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) حلقہ پی پی۔4 گوجر خان میں قانونگو سرکل کی تعداد 8 اور پٹوار سرکل کی تعداد 55 ہے۔ ان حلقہ جات میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو حضرات کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتااور عرصہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جو پٹواری اور قانونگو حضرات عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہ لازم نہیں کہ تین سال کا عرصہ مکمل ہونے پر کسی کو ضرور تبدیل کیا جائے۔

تحصیل گوجر خان کے سکونتی پٹواریوں اور قانونگو کی تعیناتی کا مسئلہ

*7449 بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد ملازمت پٹواریاں کی رو سے یہ لازم ہے کہ جس تحصیل میں پٹواری کی اسامی ہو اسی تحصیل کے سکونتی امیدوار کو تعینات کرنے میں ترجیح دی جائے گی؟

(ب) حلقہ پی پی۔4 میں اس وقت کتنے پٹواری ایسے ہیں جن کا تعلق گوجر خان تحصیل سے نہیں ہے۔کیاحکومت ان کی جگہ گوجر خان تحصیل کی سکونت رکھنے والے حضرات کو تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال:

(الف) درست ہے، دستورالعمل کاغذات زمین کے رول نمبر 3.12 کے تحت متعلقہ تحصیل کے سکونتی امیدواران بطور پٹواری تعینات کئے جاتے ہیں علاوہ ازیں موزوں امیدواران میسر نہ ہونے کی صورت میں قریبی اضلاع کے امیدواران کو ترجیح دی جاتی

ہے۔

(ب) اس وقت حلقہ پی۔پی4 میں دوسرے اضلاع سے تعینات پٹواریان کی تعداد 21 ہے جن میں سے 12 کا تعلق تحصیل و ضلع راولپنڈی جب کہ نو کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے۔ دوسرے اضلاع کے پٹواریوں کو انتظامی مشکلات کی بناء پر اس موقع پر تبدیل کرنا ممکن نہ ہے۔ البتہ خالی اسامیوں پر گوجر خان کے سکونتی امیدواران کو بھرتی کیا جائے گا۔

آبادی دیہہ کی متروکہ و غیر متروکہ املاک پر ناجائز قابضین کے حقوق ملکیت کا مسئلہ

*7464 چودھری اظہر ندیم گجر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت پنجاب ناجائز قابضین متروکہ و غیر متروکہ املاک آبادی دیہہ کو انہیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال:

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ناجائز قابضین متروکہ املاک آباد دیہہ سکیم نمبر 7 کے مطابق ضلع حکام نے قابضین کو حقوق منتقل کرنے تھے۔ یہ سکیم قوانین بحالیات مورخہ 01-07-1974 سے منسوخ ہونے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی، ناجائز قابضین متروکہ املاک آبادی دیہہ کو مالکانہ حقوق دیئے جانے کی تاحال کوئی پالیسی تشکیل نہ دی گئی ہے۔ تاہم اگر حکومت پنجاب اس سلسلہ میں کوئی پالیسی تشکیل دیتی ہے تو محکمہ اس کی روشنی میں مالکانہ حقوق دے گا۔

تحصیل منکیرہ میں تعینات تحصیلدار کا نام، عرصہ تعیناتی اور ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات

*7529: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل منکیرہ ضلع بھکر میں تعینات تحصیلدار کا نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اگر مذکورہ تحصیل دار کی تعیناتی کو تین سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے تو کیا حکومت کی بنائی گئی پالیسی برائے ٹرانسفر متاثر نہیں ہو رہی ہے؟

وزیر مال:

(الف) تحصیل منکیرہ میں اشتیاق اللہ خان، بطور تحصیل دار منکیرہ مورخہ 02-08-08 سے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ب) حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہ لازم نہیں کہ تین سال کا عرصہ مکمل ہونے پر کسی کو ضرور تبدیل کیا جائے۔

تحصیل کوٹ ادو میں گزشتہ پانچ سالوں میں پٹواریوں کی منظور شدہ / خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیل

*7556 جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں گزشتہ پانچ سالوں میں سال وار کل کتنی پٹواریوں کی اسامیاں تھیں؟

(ب) کیا تحصیل کوٹ ادو میں مذکورہ عرصہ میں پٹواریوں کی اسامیاں خالی رہیں، اگر ہاں تو خالی رہنے کی وجہ، کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال:

(الف) تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں سال 2001 سے سال 2005 تک کل منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں پٹواریاں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	کل منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
2001	136	72
2002	136	55
2003	136	56
2004	136	56

29 136 2005

(ب) حکومت پنجاب نے مذکورہ عرصہ میں مرحلہ وار پٹواری بھرتی کرنے کی اجازت دی تھی تین مرحلوں میں 44 پٹواریان کو بھرتی کیا گیا اس وقت 29 اسامیاں پٹوار خالی ہیں۔ حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی 2004 کے تحت تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں 50 فیصد خالی اسامیاں پر کر لی گئی تھیں۔ سر کلر لیٹر 2006 کے تحت حکومت پنجاب نے سکیل نمبر 5 کی خالی اسامیاں ان اضلاع میں پر کرنے کی اجازت دی تھی، جن اضلاع میں 2004 کی بھرتی پالیسی پر عملدرآمد نہ ہو سکا تھا چونکہ تحصیل کوٹ ادو میں 2004 کی پالیسی پر عملدرآمد ہو چکا ہے لہذا خالی اسامیاں پٹواریاں پر نہیں کی جا سکتی ہیں۔

رنگ روڈ لاہور کے متاثرین اور معاوضہ کی تفصیل

*7606 **محترمہ فائزہ احمد ملک اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رنگ روڈ لاہور کی تعمیر کے لئے جن افراد سے زمین لی گئی، ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا ان متاثرین کو معاوضہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق دیا جا رہا ہے؟

(ج) ان میں کتنے متاثرین کو معاوضہ دیا گیا اور کتنے باقی ہیں، جن کو معاوضہ نہیں دیا گیا، ان کو کب تک ادائیگی کر دی جائے گی؟

وزیر مال:

(الف) رنگ روڈ لاہور تعمیر کے سلسلہ میں پیکج-I اور پیکج-II میں زمین زیر آمدہ کی گئی ہے۔

پیکج-I موضع جیا موسیٰ رقبہ 21-K,19-M،152-sqft لیا گیا اور جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی اور جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ابھی بقایا ہے ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موضع جیا موسی میں 86-افراد ہیں جن میں سے 48-افراد معاوضہ وصول کر چکے ہیں اور 38-افراد نے ابھی معاوضہ وصول نہیں کیا ہے۔

پیکج-II موضع جیا موسی رقبہ 28-K,19-M,،1662-sqft لیا گیا جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی ہے اور جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی

ابھی بقایا ہے ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پیکج-II موضع جیا موسیٰ میں کل 146۔افراد ہیں جن میں سے 100۔افراد معاوضہ وصول کر چکے ہیں اور 46 افراد نے ابھی معاوضہ وصول نہیں کیا ہے۔

پیکج II۔ موضع چک کوٹ بیگم رقبہ 6-K,18-M،156-sqft لیا گیا جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موضع چک کوٹ بیگم میں 42۔افراد ہیں اور تمام کو معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

پیکج II۔ موضع گنجہ کلاں رقبہ 35-K,12-M،62-sqft63 لیا گیا جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ہو چکی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور جن متاثرہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی ابھی بقایا ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موضع گنجہ کلاں میں 181۔افراد ہیں جن میں سے 163۔افراد معاوضہ وصول کر چکے ہیں اور 18۔افراد نے ابھی معاوضہ وصول نہیں کیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ بمطابق قانون مالکان اراضی کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق معاوضہ ادا کیا گیا ہے۔

(ج) اس جز کا جواب (الف) میں دیا گیا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں کے لئے ایکوائر کردہ رقبہ اور معاوضہ کی تفصیل

*7615 سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں کی تعمیر کے لئے جن افراد کی زمین ایکوائر کی گئی، ان کے نام اور پتاجات مع رقبہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو حکومت نے مذکورہ زمین کے عوض رقم دی اور کتنے افراد کو زمین دی ہے ان کے نام کیا ہیں؟

(ج) جن افراد کو ابھی تک متبادل جگہ یا رقم نہیں دی گئی ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت ان متاثرین کو بھی جلد از جلد ان کے استحقاق کے مطابق متبادل زمین یا رقم کی ادائیگی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف)

I. خان بیگ ولد پہلوان سکنہ M/100 کو رقبہ تعدادی 16-کنال عارضی کاشت سکیم کے تحت مورخہ 1978-10-22 کوالاٹ ہوا۔

II. محمد علی ولد مغل سکنہ M/100 کو رقبہ تعدادی 100 کنال عارضی کاشت سکیم کے تحت مورخہ 1983-5-28 کوالاٹ ہوا۔

III. منظور ولد اسماعیل سکنہ M/100 کو رقبہ تعدادی 36 کنال 18 مرلے عارضی کاشت سکیم کے تحت مورخہ 1978-10-22 کوالاٹ ہوا۔

IV. نور محمد ولد اللہ دتہ سکنہ M/100 کو رقبہ تعدادی 38 کنال 14 مرلے عارضی کاشت سکیم کے تحت مورخہ 1978-10-25 کوالاٹ ہوا۔

مندرجہ بالا چار افراد بمطابق ریکارڈ 191 کنال 12 مرلے عارضی کاشت سکیم کے تحت رقبہ الاٹ ہوا۔ ان میں سے رقبہ تعدادی 168 کنال 15 مرلے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لودھراں کی تعمیر کے لئے ملکیتی صوبائی حکومت واقع ممنوعہ زون مفاد عامہ پراجیکٹ کی خاطر چک نمبر M/100 تحصیل و ضلع لودھراں میں بروئے مراسلہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نمبری 1839-03/1488CS-IV مورخہ 03-6-17 منظور کیا گیا۔ رقبہ مشتمل نمبران خسرہ 34/34,16/24'25'41/1'2'3'10'33/12/1 تا 23،1/40 تا 5'7 تا 10 کو دو سالہ عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹ شدہ تھا جو کہ مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور بوجہ اندر ہونے کے مورخہ 21-01-2001 کو ضبط بحق سرکار رہا۔

(ب) چونکہ رقبہ مذکورہ ملکیتی صوبائی حکومت ہے اور ایکوائر نہ کیا گیا ہے۔ بلکہ مطابق قواعد / پالیسی گورنمنٹ کے ملکیتی رقبہ گورنمنٹ کے مقاصد کے لئے واپس لیا ہے اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کی چٹھی نمبری IV CS-1488/03-1839 مورخہ 03-06-17 کی روشنی میں معاوضہ نہ دیا جا سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ افراد کو دو سالہ پٹا عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹ شدہ تھا جو کہ مورخہ 2001-01-21 کو ضبط بحق سرکار رہا۔ جس کا کوئی متبادل نہیں دیا گیا، کیونکہ متبادل کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔

ملتان و دیگر اضلاع میں قانونگو حضرات کی پروموشن کی تفصیل

*7617: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک ملتان، خانیوال، لودھراں اور وہاڑی میں جن قانونگو حضرات کو بطور نائب تحصیل دار پروموشن دی گئی ان کے نام اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان میں سے جن افراد کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن دی گئی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل نیز ان کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس وقت ان اضلاع میں کتنے قانون گو حضرات کو ان کے کوٹا کے مطابق بطور نائب تحصیلدار پر موٹ کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال:

(الف) جن افراد کو مذکورہ اسامیوں پر ترقی دی گئی ان کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:-

ملتان

1- محمد ارشد خان، نائب تحصیلدار ٹاٹا پور تحصیل صدر ملتان
2- ملک نیاز احمد، نائب تحصیلدار شجاع آباد -II
3- عبدالمجید، نائب تحصیلدار، جلال پور پیر والہ
4- چودھری مشتاق احمد، نائب تحصیلدار مبارک پور صدر ملتان

خانیوال

1- راؤ جمشید حسین، نائب تحصیل دار جہانیاں
2- شیخ مختار احمد، نائب تحصیلدار میاں چنوں

لودھراں

1- محمد ارشد بھٹہ نائب تحصیلدار دنیاپور
2- محمد شریف، نائب تحصیل دار دنیاپور
3- ملک اللہ دتہ، نائب تحصیلدار کہروڑ پکا
4- شیخ محمد حسین، نائب تحصیلدار لودھراں

وہاڑی

1- محمد سرور، نائب تحصیلدار

2۔ کوثر علی شاہ، نائب تحصیلدار، ریونیو سرکل بورے والہ -II
3۔ مختار احمد، نائب تحصیلدار، NTO آفس وہاڑی
4۔ محمد مشتاق، نائب تحصیلدار، ریونیو سرکلز (عمرپور) بوریوالہ
5۔ ریاست علی، نائب تحصیلدار

(ب) ضلع خانیوال میں صرف بدر دین قانونگو جو کہ سنیارٹی کے مطابق سینئر تھا لیکن اس کا ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی بناء پر بدر دین کو Defer کیا گیا اور شیخ مختار احمد کو officiating basis پر نائب تحصیلدار BS-14 پر وموٹ کیا گیا۔ ملتان، لودھراں اور وہاڑی کے اضلاع میں کسی قانونگو کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن نہیں دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع ملتان میں اس کوٹا سے نائب تحصیلدار کی ایک اسامی خالی ہے جو کہ بمطابق سنیارٹی لسٹ 6/رولز DPC منعقد ہونے پر اس کے فیصلہ کے مطابق پروموشن سے پر ہوگی جبکہ اضلاع لودھراں، خانیوال اور وہاڑی میں کوٹا سے کوئی اسامی موجود نہ ہے۔

جھنگ میں سال 2003 تا 2005 زرعی ٹیکس سے آمدن کی تفصیل

*7635 سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
ضلع جھنگ میں سال 2003 سے 2005 تک حکومت نے کتنا زرعی ٹیکس اکٹھا کیا؟

وزیر مال:

مالی سال 04-2003 اور 05-2004 میں ضلع جھنگ سے زرعی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/124530330 روپے وصول کر کے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے گئے جس کی تفصیل فلیگ (ب) درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مالی سال	وصولی
1۔	(2003-04) جولائی 2003 تا جون 2004	-/70120785 روپے
2۔	(2004-05) جولائی 2004 تا جون 2005	-/54409545 روپے
	کل وصولی	-/124530330 روپے

ضلع جھنگ میں تعینات پٹواری، گرداور و تحصیلدار اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلات

*7636 سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع جھنگ میں سال 2003 سے 2005 تک جو پٹواری، گرداور اور نائب تحصیلدار تعینات رہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت تین سال سے زائد عرصہ تک ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے اہلکاروں کے نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں نیز ان اہلکاروں کی ٹرانسفر نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) اس عرصہ کے دوران جو نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواری ضلع جھنگ میں تعینات رہے ان کے ناموں کی مرحلہ وار فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ فہرست جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے نافذ شدہ پابندی کی وجہ سے تبدیل نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہ لازم نہیں کہ تین سال کا عرصہ مکمل ہونے پر کسی کو ضرور تبدیل کیا جائے۔

تحصیل خانپور میں محکمہ مال کی اراضی اور ٹھیکہ جات کی تفصیل

*7705 میاں محمد اسلم: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ مال تحصیل خانپور کی ملکیتی اراضی کس کس کو کتنے ٹھیکہ پر دی گئی، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کتنی اراضی حکومت پنجاب کے پاس بقایا پڑی ہے، کیا حکومت اس اراضی کو ٹھیکہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) تحصیل خانپور میں محکمہ مال کی 900 کنال اراضی عارضی کاشت پر 10۔افراد کے پاس تقسیم شدہ ہے۔ جن کے مالکانہ حقوق کی درخواستیں زیر کارروائی ہیں۔ تفصیل افراد مع رقبہ جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل خانپور میں0-47841 کنال اراضی بقایا سرکار ہے۔ تاہم حکومت نے 1999 سے ٹھیکہ پر دینے پر پابندی عائد کر رکھی ہے جوتاحال برقرار ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک استحقاق شروع ہوتی ہیں اور پہلی تحریک استحقاق رائے عمر فاروق خان کھرل صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، ان کی درخواست پر یہ کل تک pendingکی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب محمد آجاسم شریف صاحب کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذاان کی یہ تحریک استحقاقdispose ofکی جاتی ہے۔اگلی تحریک استحقاق محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔۔۔انہوں نےrequestکی ہوئی ہے لہذاان کی تحریک استحقاق 18۔مارچ تکpendingکی جاتی ہے۔اگلی تحریک استحقاق سیداحسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔ یہ کلmoveہوچکی تھی۔اس کا جواب آج آنا ہے۔

ادارہ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2004 کاایوان میں پیش نہ کیاجانا

سیداحسان اللہ وقاص:جی،ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:جناب سپیکر!اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ویسے اس تحریک استحقاق کا جواب توچودھری اقبال صاحب نے دینا تھاکیونکہ ایس اینڈجی اے ڈی کےbehalfپر وہ جواب دیتے ہیں لیکن جس مسئلہ کی نشاندہی سیداحسان اللہ وقاص صاحب نے فرمائی تھی وہ میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہOmbudsmanکی سالانہ رپورٹ2004 کی circulateہوچکی ہے۔اس کی کاپی میں معزز رکن کو دے رہاہوں۔اس لئےان کا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔میں استدعا کروں گاکہ وہ اپنی اس تحریک استحقاق کوpressنہ فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ان کی بڑی مہربانی کہ یہ کاپی مجھے دے رہے ہیں لیکن 2004 کی رپورٹ 2006 میں پیش ہو رہی ہے۔ اس کو probe تو کرنا چاہئے کہ یہ اتنی دیر سے کیوں آئی ہے؟ اس لئے میری درخواست یہ ہے کہ اس کو آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ اس سے پہلے بھی اسی طرح ایک کمیٹی کے حوالے سے کہ میڈیکل کالجوں کی جو رپورٹیں نہیں آئی تھیں ان کو آپ نے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا اور وہاں ہم نے اس کو probe کیا اور اس کے بعد بالکل ان کو یہ احساس ہوا کہ یہ ہم غلطی کرتے ہیں اور انہوں نے بروقت وہ رپورٹیں یہاں پر پہنچائیں تو ہر دفعہ مجھے اس پر تحریک استحقاق دینی پڑتی ہے۔ یہ اسمبلی کے وقار کا معاملہ ہے۔ یہ رپورٹیں بروقت یہاں آنی چاہیئں کیونکہ اس میں ہمارے لئے توجہ دلانے کے لئے بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں۔ میں لاء منسٹر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اب وہ رپورٹ آ گئی ہے، جو رپورٹ 2004 میں پیش ہونی چاہئے تھی وہ 2006 میں پیش ہو رہی ہے۔ اس کو آپ probe کرنے کے لئے ایک دفعہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ضرور کریں۔ میری یہ درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے جواب کے حوالے سے یہ کہا تھا کہ متعلقہ وزیر جواب دیں گے لیکن جہاں تک اس مسئلے کا تعلق تھا وہ میں نے آپ کی خدمت میں استدعا کی ہے کہ رپورٹ آ چکی ہے تو میں اب گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک مسئلہ حل ہو چکا ہے، اگر مہربانی فرمائیں تو معزز رکن اس کو press نہ فرمائیں لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ جو تاخیر ہے اس میں انشاء اللہ تعالیٰ probe in کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انہوں نے کیا فرمایا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اس میں probe کر لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: probe کرنے کے لئے ہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اسے ایک دفعہ استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہم اس میں probe in کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ وہ ہاؤس میں کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو probe کریں گے تو ان کی اس

معاملے میں آپ سے commitment ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پتنگ بازی پر پابندی کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ، میں نہیں چاہتا تھا کہ وقفہ سوالات میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جائے اس لئے میں نے آپ سے اب اجازت مانگی ہے۔ کل یہاں ہاؤس میں پتنگ بازی کے حوالے سے جو کارروائی ہوئی تھی اس بابت آج کی اخبار میں دو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ پہلی خبر یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پتنگ بازی کے حوالے سے یہ کہا ہے کہ اگر اگلے چار پانچ روز تک ہلاکتیں جاری رہیں تو ہم اس پر پابندی لگوا دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری خبر یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف صاحب چار روزہ دورے پر لاہور آ رہے ہیں، باقی تین دن ان کی کچھ نجی مصروفیات ہیں چوتھے دن اتوار کو وہ لاہور شہر میں بسنت کا تہوار منائیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے حکمران فرد واحد کے اس شوق کو پورا کرنے کے لئے، فرد واحد کے شوق کی تکمیل کے لئے مزید چار روز اس لاہور شہر میں خون کی ہولی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگلے چار پانچ روز میں وہ ہلاکتیں نہیں دیکھنا چاہتے بلکہ وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کے big boss کا شوق لاہور شہر میں کس طرح پورا ہوتا ہے؟ پنجاب کے عوام کو وزیر اعلیٰ پنجاب بے وقوف بنا رہے ہیں کہ ہم چار پانچ روز ہلاکتیں دیکھیں گے پھر پابندی لگا دیں گے۔ در حقیقت وہ اتوار کا انتظار کر رہے ہیں کہ پرویز مشرف یہ خونی شوق پورا کر کے لاہور سے جیسے ہی واپس جائیں گے یہ اس پتنگ بازی پر پابندی لگا دیں گے۔ یہ بات اس ہاؤس کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ یہاں حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی پتنگ بازی کے حوالے سے بڑے زوردار طریقے سے کہا گیا ہے کہ اس پر پابندی لگائی جائے، معصوم بچوں کی ہلاکتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ اس ہاؤس کے مشترکہ جذبات تھے لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے صدر جنرل پرویز مشرف کے لئے رعایت دے کر لاہور کے معصوم بچوں اور ان کے والدین کے ساتھ

زیادتی کی ہے۔یہ بڑاsensitiveمعاملہ ہے۔یہ سپریم کورٹ میں جاکر اجازت لے کر آئے ہیں کہ ہمیں مزیدextensionدی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!اس حوالے سے حکومت کی طرف سے پہلے چودھری اقبال صاحب نےcategorically statementدی،پھر میں نے وضاحت کی اور بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب کیstatementبھی آچکی ہے۔اب ہر روز تو حکومت اس پر اپنےviewsنہیں دے سکتی۔اگر انہیں تکلیف ہے تو جائیں جنرل پرویز مشرف کے دورے کو تبدیل کروالیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہر روز ایک ہی خبر کو اٹھا کر کھڑے ہو جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!آپ ان کا انداز دیکھیں،وزیر قانون صاحب ایک ممبر کو کہہ رہے ہیں کہ جائیں پرویز مشرف کے دورے کو رکوالیں۔اس بات سے آپ ان کی حالت کا اندازہ لگا لیں۔یہ جنرل پرویز مشرف کے شوق کی تکمیل کے لئے لاہور شہر کے معصوم بچوں کی جانوں کی قربانی دینا چاہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سمیع اللہ خان صاحب!کل آپ نے یہpointاٹھایا،جب اسمبلی میں کوئیpoint raiseکیا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ It is very important issue. جب کوئی بات حکومت کے نوٹس میں آجاتی ہے،حکومت اسےtake upکرتی ہے،حکومت کی طرف سے آپ کو وضاحت کر دی گئی ہے کہ ہم اس بات کا نوٹس لے رہے ہیں تو پھر انہیں موقع فراہم کریں کہ وہ آپ کے مسئلے کو حل کر سکیں۔اگر وہ حل نہ کریں تو پھر آپ دوبارہ بات کر سکتے ہیں۔آپ از خود ہی یہ تصور کر لیں کہ چونکہ اخبار میں آگیا ہے،جنرل صاحب آرہے ہیں اس لئے وہ ان کے دورے کے بعد پتنگ بازی پر پابندی لگائیں گے۔کیا پتا وہ پہلے ہی اس پر پابندی لگادیں؟ You never know that.وہ اسےconsiderکر رہے ہیں۔ The ball is in their court.

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر![**********]

جناب ڈپٹی سپیکر:میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔خان صاحب!
As an honourable member of the house you should address the Chair and not to the treasury benches. You should address to me in a very very respectable way.

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

آپ نے اس معاملہ کو کل اٹھایا اور اس پر حکومت نے اپنا موقف دے دیا۔ اب آج آپ نے دوبارہ اس point کو raise کیا ہے لیکن جواب تو وہی آئے گا جو کل آیا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں کہ ہم انہیں نہیں روک سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے ہاتھ کھڑے نہیں کئے بلکہ صرف ایک بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو چلانے کا یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ایک بات ہوتی ہے اور اس پر جب آپ کا فیصلہ آ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس پر بحث شروع کرنے کا کیا جواز رہ جاتا ہے؟ آج صبح سے آپ دیکھ رہے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے وقفہ سوالات کے دوران درجنوں پوائنٹ آف آرڈرز اٹھائے گئے ہیں۔ جب ایک بات طے ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈرز نہیں اٹھایا جائے گا اس کے باوجود بار بار اس میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ ایک issue جو کہ کل settle ہو چکا ہے، جس میں حکومت کا point of view آ چکا ہے، جس پر بات ہو چکی ہے۔ آج پھر اسے اٹھا لینا مناسب نہیں ہے اور ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اس معزز ایوان کو چلانے کا ایک طریق کار ہے۔ اخبار میں خبر آ گئی کہ جنرل پرویز مشرف لاہور آ رہے ہیں، آپ کس طرح ان کو روک سکتے ہیں، کیوں روک سکتے ہیں؟ وہ اس ملک کے منتخب صدر ہیں، وہ لاہور آئیں گے، ضرور آئیں گے اور یہاں بسنت بھی منا کر جائیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ سب تشریف رکھیں۔ خان صاحب! دیکھیں ایک بات طے ہو چکی ہے۔ اس بابت کل بھی آپ نے بات کی ہے۔ حکومت نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ Now let the government take a decision on that. اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ابھی آپ ایک بات کریں اور حکومت بھی اسی وقت اس پر کوئی فیصلہ کر دے، یہ ممکن نہیں ہے۔ ویسے آپ نے agitate کرنا ہے تو یہ دوسری بات ہے۔ جی، ارشد بگو صاحب!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب گھر میں آگ لگی ہو، جب بچے مر رہے ہوں تو پھر خاموش کیسے رہا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! میں نے ارشد بگو صاحب کو floor دیا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ شیخ صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ پلیز! آپ سب بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ I will not allow like that. آپ پہلے بیٹھ جائیں پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ سب بات کریں، ضرور بات کریں لیکن ایک طریقے سے بات کریں۔ You are honourable members.

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! جب بچے قتل ہو رہے ہوں تو پھر کیسے خاموش رہا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھائی! آپ نے بات کر دی ہے، حکومت نے نوٹس لیا ہے۔ سب کے بچے ہیں، ہمارے بھی بچے ہیں، سارے ہاؤس کے بچے ہیں۔ آپ غلط بات نہ کریں۔ بسنت تو ہر دور میں منائی گئی ہے، پہلے بھی منائی جاتی رہی ہے، اب بھی منائی جا رہی ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اگر آپ ہمیں اس موضوع پر بات نہیں کرنے دیتے تو ہم احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! واک آؤٹ کرنے سے پہلے میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گی کہ مجھے آپ کے رویے سے دلی تکلیف ہوئی ہے۔ اگر آپ آج یہ طے کر کے آئے ہیں کہ ہمیں بات نہیں کرنے دینی. That is something else. اگر ہم اس floor پر کوئی بات ہی نہیں کر سکتے تو پھر ہمارے یہاں بیٹھنے کا مقصد کیا رہ جاتا ہے؟ یہ پابندی لگانا ہی نہیں چاہتے۔ یہ تو تین چار دن مزید بچوں کو مرنے کی اجازت دے سکتے ہیں لیکن ہم ایسا بالکل نہیں کر سکتے۔ ہم اس حکومت کو اب ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانے دیں گے۔ اگر پتنگ بازی کے باعث اب کوئی بچہ قتل ہوا تو اس کی ایف آئی آر میں خود اس حکومت کے خلاف درج کرواؤں گی۔

(اس مرحلہ پر جناب ارشد محمود بگو کے علاوہ اپوزیشن کے تمام معزز اراکین
ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اگر آپ نے واک آؤٹ ہی کرنا ہے تو کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آپ نے یہ ٹھیک فرمایا ہے کہ ایک بات کل ہو چکی ہے لہذا اس پر آج دوبارہ بات نہیں ہو سکتی۔ یہ دوبارہ بات شروع کیوں ہوئی ہے؟ وزیر قانون صاحب نے کل یہاں پر بڑے اچھے طریقے سے statement دی تھی۔ آپ وزیراعلیٰ کا بیان اخبارات میں پڑھ لیں جس میں لکھا ہوا ہے کہ اب اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو پھر اس پر ہم پابندی لگانے کا سوچیں گے اس کا مطلب ہے کہ حکومت ابھی تک اس پر کوئی واضح لائحہ عمل طے نہیں کرنا چاہتی۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی اور قتل ہو گا، کوئی اور بچہ مارا جائے گا تو پھر ہم اس پر پابندی کا سوچیں گے۔ دوبارہ بات اس لئے شروع ہوئی ہے۔ ہم نے بطور شغل اور حکومت کو تنگ کرنے کے لئے اسے دوبارہ شروع نہیں کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اس وقت پورے پنجاب کی رائے ایک ہے کہ اس پر پابندی لگائی جائے۔ ایک آدمی نے ریسرچ کر کے آج کے اخبار میں آڈیٹوریل لکھا ہے اور آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اب تک صرف پنجاب میں ساڑھے چار سو آدمی اس بسنت کی نذر ہوئے ہیں۔ میں ان سے اور وزیراعلیٰ سے بھی کہوں گا کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ اگر کوئی بسنت مناتا ہے تو منائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن خدا کے لئے اس پر واضح موقف اختیار کریں کہ ہم آج ہی اس پر پابندی لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر یہی درخواست کروں گا کہ اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب ارشد محمود بگو بھی واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پھر آپ نے بھی بات کرنے کے بعد واک آؤٹ کرنا ہے؟ جی فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے 03-2002 میں ایک گاؤں چک نمبر 142 میں بجلی کی سکیم دی تھی۔ اب 2006 آ گیا ہے مگر آج تک اس گاؤں میں بجلی نہیں لگی لیکن اس مہینے واپڈا والوں نے اس گاؤں کے 40 گھروں کو بجلی کے بل بھیج دیئے ہیں۔ میرے پاس ان بلوں کی فوٹو سٹیٹ

کاپیاں موجود ہیں۔ ابھی تک بجلی نہیں چلی لیکن بل آ گئے ہیں۔ آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے بات کریں کہ اگر کسی کی بھلائی کا کام نہیں ہو سکتا، ان کی بجلی نہیں چل سکتی تو کم از کم لوگوں کی جیبیں کاٹنے سے ہی باز آ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ معاملہ راجہ صاحب کو دے دیں۔

Raja Sahib! Will take up it and help you in that matter.

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! راجہ صاحب کہیں گے تو میں دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ بجلی چلی نہیں لیکن بل آ رہے ہیں۔ آپ ان کو look into کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے پاس آئیں۔ اب پلیز تشریف رکھیں۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میری تحریک استحقاق بھی pending ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! چونکہ ابھی لودھی صاحب بیٹھے ہیں اور یہ بات ان سے متعلقہ ہے اس لئے مجھے بات کرنے دیں بعد میں لودھی صاحب چلے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

کسانوں کو ڈیزل اور ٹیوب ویل پر سبسڈی دینے کا مطالبہ

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے اجلاس میں بھی میں نے حکومت سے ایک گزارش کی تھی جس پر راجہ صاحب نے کچھ رضامندی کا اظہار بھی کیا تھا۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ پنجاب کے اندر کسان مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے۔ حکومت پنجاب اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہی۔ اس لئے کہ کسان متحد نہیں، یہ کسان احتجاج نہیں کرتا اور اس لئے کہ کسان سڑکیں بلاک نہیں کرتا۔ میں at bar یہاں کھڑے ہو کر آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اس وقت جو گندم کھڑی ہے ڈیزل مہنگا ہونے کی صورت میں کسان

کو تین سو پچاس روپے فی من اس کے گھر پڑے گی۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ پنجاب کی طرف سے ایوان میں قرارداد کی صورت میں ڈیزل کی قیمت کے خلاف استدعا کی جائے کہ ڈیزل کی قیمتیں کم کی جائیں یا سبسڈی دی جائے۔ اگر یہ نہیں کر سکتے تو کسانوں کے لئے بجلی عام کی جائے اور ٹیوب ویلوں پر سبسڈی دی جائے اور ٹرانسفارمر مفت مہیا کئے جائیں جو کسان ٹیوب ویل کے لئے درخواست دے اسے لگا کر دیا جائے۔ کوئی آدمی بھی اس معاملے پر سنجیدگی سے سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے جبکہ میں یہ بات کہتا ہوں کہ اس وقت اس ملک اور اس صوبے کے اندر جتنی بری طرح کسان مظلوم ہے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص اس سے زیادہ مظلوم نہیں ہے۔ وہ بے چارے تو کاسہ گدائی لے کر پھر رہے ہیں۔ انہیں نہ کوئی کھاد دینے کے لئے تیار ہے، نہ کوئی ڈیزل دینے کے لئے تیار ہے وہ اپنی بیٹی کی شادی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے بیٹے کو تعلیم دلا سکتے ہیں۔

جناب والا! انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ ہم اس بارے میں قرارداد پیش کریں گے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کسانوں کے بارے میں ضرور سوچیں، انہیں ریلیف دیں، بجلی پر معقول سبسڈی دیں یا ڈیزل پر سبسڈی دیں۔ ہر روز کھاد کی قیمت بڑھ رہی ہے، سپرے کی قیمت بڑھ رہی ہے اور ڈیزل کی قیمت بڑھ رہی ہے لیکن فصلوں کی قیمت تو وہیں پر ہے۔ فصلوں پر جو بحران آ جاتا ہے حکومت کے پاس تو اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس معاملے کو serious لے کر ان سے جواب لیا جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اگلے اجلاس میں حکومت پاکستان کو یہ استدعا کریں گے کہ وہ زمینداروں کو سہولت دینے کے لئے اپنے ذہن میں کیا تجاویز رکھتے ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ یہ آج ہر قیمت پر اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے پچھلی دفعہ بھی ہاؤس میں یہ بات اٹھائی تھی۔ پنجاب حکومت اپنے تک، یہ اسمبلی اپنے تک کسانوں کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے۔ ان کا یہ کہنا اپنی جگہ پر بجا ہوگا کہ کسان بڑا مجبور ہے۔ کسان بڑا مظلوم ہے۔ آج سے تین چار سال پہلے ضرور یہ بات صحیح ہوگی لیکن اب کسان ماشاءاللہ خوشحال ہے، آسودہ ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: آپ خوشحال ہیں، کسان خوشحال نہیں ہے۔

وزیر زراعت: شاہ جی! بات تو سنیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! لودھی صاحب کو میرٹ پر بات کرنی چاہئے۔ کسان کہاں سے خوشحال ہے؟

وزیر زراعت: شاہ صاحب! مجھے بات تو کر لینے دیں۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب والا! لودھی صاحب بڑے بزرگ آدمی ہیں۔ انہیں ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ سب کو پتا ہے کہ کسان مظلوم ہے۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk please.

وزیر زراعت: Let me speak پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ کم از کم ایسی بات نہ کریں جو ہمارے ضمیر برداشت نہ کر سکیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس ملک کا جتنا مظلوم اور مجبور کسان ہے اتنا کسی پیشے والا شخص اور کوئی ادارہ نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی بات کرتے ہیں۔ کسان تو بے زبان ہے، اس کے منہ میں زبان نہیں ہے۔ وہ منظم نہیں ورنہ وہ اتنے مظلوم اور مجبور ہیں کہ وہ ان کی چمڑیاں ادھیڑ لیتے۔ انہیں seriously جواب دینا چاہئے۔ کسانوں کے زخموں پر انہیں مرہم رکھنی چاہئے۔ یہ انہیں مت چھیڑیں۔ ان پر نمک مت چھڑکیں۔ یہ کہیں کہ کسان واقعی مظلوم ہے اور ہم ان کے لئے فلاں فلاں علاج کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گجر صاحب! کیا سوال بھی آپ نے کرنا ہے اور جواب بھی آپ نے دینا ہے؟ انہیں جواب تو دے لینے دیں۔ آپ ان کے جواب سے agree کریں یا نہ کریں لیکن انہیں جواب تو دے لینے دیں۔ Let him finish this

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! ہم ان کا جواب بالکل سنیں گے۔ ہمارا بھی حق ہے۔ میں صرف ایک سوال آپ سے کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کرسی دی ہے and you are sitting in the higher Chair آپ کہہ دیں کہ کسان خوشحال ہے تو ہم مطمئن ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! آپ بھی کسان ہیں، میں بھی کسان ہوں، آپ انہیں stop کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! جب اللہ تعالیٰ بولنے کی طاقت دے تو پھر انسان کو سننے کی طاقت بھی

پیدا کرنی چاہئے۔ میں تو کہتا ہوں کہ وجودہ پنجاب حکومت، وفاقی حکومت، صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب دن رات کسانوں کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ آپ میری بات تو سنیں۔ گندم کی قیمت -/300 روپے فی من تھی ہم اسے -/350 روپے پر لے کر گئے پھر ہم اس کو چار سو روپے تک لے کر گئے۔ ہم اس کو چار سو پندرہ روپے تک لے کر گئے۔ ہم نے یہ بھی وعدہ کیا کہ کسان سے گندم کا ایک ایک دانہ خریدیں گے۔ میں آج فخریہ انداز میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے کسان کا ایک ایک دانہ کھیت سے خریدا ہے۔ میں اب بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس دفعہ پھر بھرپور فصل ہوگی اور ہم پھر ایک ایک دانہ کھیت سے خریدیں گے۔ یہ کون سی بات کر رہے ہیں۔ آپ کپاس کی بات کر رہے ہیں۔ کپاس کے ایریا میں میرے یہ دوست رہتے ہیں۔ پچھلے سال -/1150 روپے فی من اس کی قیمت دلوائی ہے۔ کس نے دلوائی ہے؟ اس حکومت نے دلوائی ہے لیکن اس کے باوجود میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں ان کے ساتھ ہوں۔ ہم نے مرکزی حکومت کو بھی لکھا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کھاد بھی سستی ہو، بیج بھی سستا ہو اور ڈیزل بھی سستا ہو اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن یہ کہنا کہ کسان مظلوم ہے۔ کسان آج کل مظلوم نہیں ہے، کسان آسودہ ہے۔ پنجاب آگے بڑھ رہا ہے اور دن رات ترقی کر رہا ہے اور ہم آپ کو ثابت کر کے دکھائیں گے کہ کسان پہلے سے بہتر ہے تو آپ جو بھی بہتری لانا چاہیں ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شاہ صاحب نے بات کرنی ہے تو آموں کی بات کریں آپ نے کرنی ہے تو کاٹن کی بات کریں۔ آپ گنے کی بات کریں اور آپ چاول کی بات کریں۔ آپ کے چاول export ہو رہے ہیں۔ گندم کی اس دفعہ بھی بھرپور فصل ہوئی ہے اور کاٹن کی فصل بھی بھرپور ہے۔ آم بھی export ہو رہا ہے، citrus بھی export ہو رہا ہے، آلو بھی باہر جا رہا ہے، کینوں بھی باہر جا رہا ہے۔ کونسی فصل کی آپ بات کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کسانوں کی بہتری کے لئے میں حاضر ہوں مگر یہ کہنا کہ کاشتکار مظلوم ہیں یہ غلط ہے۔ ہمارا کاشتکار اللہ کی مہربانی سے آسودہ ہو رہا ہے اور اللہ کے حکم سے ہمارا کسان انڈیا سے بھی بہتر ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر بہت سے معزز ممبران حزب اختلاف بات کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ This is no way. ایک وقت میں ایک بندہ بات کرے۔ Not like that. اس طرح میں اجازت نہیں دوں گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں) This is no way. آپ تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دوں گا۔ یہ بات غلط ہے، یہ کوئی طریقہ

نہیں ہے۔ پہلے آپ تشریف رکھیں پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔ مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اتنے شور میں کیا سنوں؟ (قطع کلامیاں)
آپ تشریف رکھیں۔ میں پہلے بی بی کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب والا! وزیر زراعت جو بات کر رہے تھے میں ان سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے گندم کی جو قیمت اپنے ملک کے کاشتکاروں کو دی اور جو گندم انہوں نے باہر سے منگوائی اس کی کیا قیمت تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وقفہ سوال نہیں ہے کہ وہ سوالوں کا جواب دیں۔ اس وقت تو تحاریک استحقاق چل رہی ہیں۔ آپ نے تو وقفہ سوالات شروع کر دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: سماں صاحب! میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر آپ دوستوں نے زراعت پر بحث کرنی ہے تو ہم اس کے لئے کوئی دن مقرر کر سکتے ہیں۔ آپ اس پر اچھی طرح سے بحث کریں لیکن آج عام بحث کا دن نہیں ہے۔

چوہدری اعجاز احمد سماں: جناب والا! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سماں صاحب میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں میں خود بھی زمیندار ہوں میں تو چاہتا ہوں کہ بحث ہو لیکن اس کے لئے پہلے ایک دن مقرر ہو۔ آج اس پر عام بحث نہیں ہو سکتی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کاشتکار اور کسان کی بات ہوئی ہے لودھی صاحب نے گندم کی قیمت -/400 روپے فی من بتا دی ہے۔ ہمارے پاس بھی اعداد و شمار ہیں یہ بھی تھوڑے سے figures سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن آج عام بحث نہیں ہو رہی۔ ان کو ابھی ان کے سوال کا جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ ایک point raise ہوا اس پر انہیں موقع دیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس وقت زمیندار سے زیادہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس پر بحث کرنے کا موقع دوں گا لیکن کسی اور

دن۔ آج عام بحث کا دن نہیں ہے یا تو اس کو ختم کر لیتے ہیں اور پھر عام بحث کر لیتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر تحاریک استحقاق اور سب چیزوں کو ختم کرتے ہیں اور پھر اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ I will not allow like this.

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! آپ اس پر ابھی دن مقرر کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کو اس کے بعد بتاتا ہوں کہ کب تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ We will do it. (قطع کلامیاں)

امتیاز لالی صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خوراک بھی موجود ہوں، وزیر زراعت بھی موجود ہوں ان سے مشورہ کر کے پھر دن بتاتے ہیں۔ اب امتیاز لالی صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

جناب امتیاز احمد لالی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! تحریک استحقاق کے لئے آدھے گھنٹے کا وقت ہوتا ہے اور وہ ختم ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس یہ آخری تحریک استحقاق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں۔ جناب! تحریک استحقاق کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب امتیاز احمد لالی: جناب! میں نے put up کرنی ہے اور میں اپنی تحریک استحقاق ضرور put up کروں گا۔ جناب سپیکر! میری دو تحاریک استحقاق ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں آج جواب نہیں دوں گا کیونکہ تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ کل پر رکھ لیں میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو پھر pendig کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ایک فاضل رکن کو جب وقت دے دیتے ہیں کیا آپ اس

کو withdraw کر سکتے ہیں کیونکہ آپ نے ان کو تحریک استحقاق پڑھنے کی اجازت دے دی ہے تو اب آپ نے اس کو withdraw کیسے کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس کو pending کر دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: نہیں۔ جناب! آپ نے انہیں تحریک استحقاق پڑھنے کی permission دے دی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس کو pending کر دیا ہے۔ ہم اس کو کل take up کریں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا آفتاب احمد خان صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 793 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! یہ میں نے کل یہاں پر پڑھ دی تھی اس کا جواب آنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ move ہو چکی ہے۔ اس کا وزیر ہاؤسنگ یا وزیر صحت نے جواب دینا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب! پندرہ بیس ہیں جو مرضی دے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ہاؤسنگ موجود نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے کل کہا تھا کہ کسی وزیر کو یہ محکمہ گیا ہوگا اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کل اس کا جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت میں نہیں تھا بلکہ رائے صاحب کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! ہم نے تو chair کی رولنگ کو دیکھنا ہے۔ ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ chair پر کون تھا کس کی رولنگ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بھی وہی دیکھ رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! اس کا نمبر کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تحاریک التوائے کار نمبر 793

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں۔ میرے پاس بھی

اس کا جواب نہیں ہے اگر جواب ہوتا تو میں دے دیتا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر پبلک ہیلتھ اس پر کوئی روشنی ڈالیں گے؟
رانا آفتاب احمد خان: نہیں۔ جناب! یہ پبلک ہیلتھ سے بلکہ نہیں ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ آپ کی chair کی یہ رولنگ تھی کہ کل اس کا جواب آئے گا۔ You can well imagine the interest of the Government and seriousness of the business. ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ ہم بزنس نہیں لاتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کے revenue کی بات ہو رہی ہے تو اس پر بھی جواب نہیں آیا۔ اگر اس کا آج جواب نہیں آتا تو As a mark of protest I will walk out from this place. اس کا جواب آنا چاہئے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے نوٹس میں نہیں تھا منسٹر ہاؤسنگ بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے غالباً تایا یا چچا فوت ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع ابھی مجھے چودھری کامران صاحب نے دی ہے اور وہ یہ فرما رہے ہیں کہ سردار آفتاب صاحب فوت ہو گئے ہیں اس لئے وہ تشریف نہیں لائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ ان کے تایا فوت ہو گئے ہیں اس لئے اس تحریک کو دوبارہ pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 775۔ شیخ اعجاز صاحب کی ہے۔
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ تحریک move ہو چکی ہے اور آج کے لئے pending ہوئی تھی۔ سپورٹس منسٹری اس وقت تو عضو معطل بنی ہوئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: سپورٹس منسٹر!
شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سپورٹس منسٹر تو موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے resign کر دیا ہوا تھا اور اس کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ کل جب pending کی گئی تھی تو اس پر کسی کو depute کرتے، وہ اس کا جواب منگوا لیتے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ 37 ایڈوائزرز ہیں اور اس کے بعد چیئرمین ٹاسک فورس برائے جیل خانہ جات ماجدہ زیدی صاحبہ ہیں۔ ہم نے question کیا تھا کہ ان تمام لوگوں کو اپنی گاڑیوں پر جھنڈا لگانے کی اجازت ہے؟ یہ جھنڈے لگا کر تو سارا دن پھرتے رہتے ہیں لیکن کام کوئی نہیں کرتے اور اسمبلی تشریف ہی نہیں لاتے۔
وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم: جناب سپیکر! مجھے ابھی یہ تحریک التوائے کار موصول ہوئی

ہے، کل میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک کل moveہوئی تھی آج آپ نے اس کا جواب دینا تھا۔

وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم: جناب سپیکر! میں اس وقت شاید ہاؤس میں نہیں تھا تو میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔ مجھے یہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی نہیں بھیجی گئی۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو، کل تک اسے pendingکر دیتے ہیں۔ اگلی تحریک رانا ثناء اللہ صاحب کی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ڈاکٹروں کو وعدے کے باوجود مستقل نہ کرنا

(۔۔۔جاری)

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ تحریک بھی moveہو چکی ہے، آج اس کا جواب آنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر!

وزیر صحت: جناب سپیکر! محکمہ صحت حکومت پنجاب مختلف ادوار میں میڈیکل آفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز وغیرہ کو contractپر بھرتی کرتی رہی ہے کیونکہ contractاور regular basisپر بھرتی کے بارے میں کوئی واضح پالیسی نہیں تھی لہذا حال ہی میں کافی غور کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کو regular basisپر، جبکہ باقی ڈاکٹرز کو contractپر ہی بھرتی کیا جائے گا۔ جہاں تک موجودہ contract doctorsکو regularizeنہ کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ متعلقہ قوانین کا بغور جائزہ لینے کے بعد حکومت پنجاب اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ contract doctorsکو regulariseکرنے سے بہت سی قانونی پیچیدگیاں بن جائیں گی جس میں سنیارٹی اور promotionکا معاملہ سر فہرست ہے۔

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ teaching cadreمیں ڈاکٹرز کی بھرتی regular basisپر ہو گی، وہ فیصلہ بھی stand byہے اور ڈاکٹرز کی demandتھی کہ یہ انٹرویو پبلک سروس کمیشن لے، ہم نے پبلک سروس کمیشن کو ان posts کی لسٹ مہیا کر دی ہے۔ ہم نے اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے یہ فیصلہ بھی کیا اور وہ سمری اس وقت

چیف منسٹر کے پاس ہے کہ صرف اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر نہیں، بلکہ جو سینئر رجسٹرار ہیں یعنی first entry point in teaching cadre ہے وہ بھی upto 60 years age regular basis پر انہیں بھرتی کیا جائے گا۔ ہم نے 250 ڈاکٹرز، contract پر بھرتی کئے ہیں اگر institutions چاہیں گے کہ انہیں retain کرنا ہے تو وہ پوسٹیں advertise نہیں کریں گے۔ regular doctors بھی ہوں گے، contract doctors بھی ہوں گے۔ ہم جو doctors دیہاتوں میں contract پر رکھیں گے اگر کوئی ڈاکٹر دو سال rural area میں سروس کرے گا تو پبلک سروس کمیشن میں اسے اضافی 25 نمبر دے کر regular کر دیا جائے گا تاکہ یہ لوگ صرف شہروں میں نہ رہیں بلکہ دیہی علاقوں میں دو سال کی compulsory service کرنے کے بعد آئیں تو ہم ان سب کو through Public Service Commission additioned 25 marks دے کر regular کر دیں گے۔ یہ نئی پالیسی ہے جو ہم انشاء اللہ تعالیٰ implement کرنے والے ہیں۔ File is with the Chief Minister, within the next week وہ اس پر decision لے لیں گے اور پھر implementation process شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں ہیلتھ منسٹر صاحب نے جو فرمایا کہ آئندہ regular basis پر ڈاکٹرز کو بھرتی کیا جائے گا لیکن یہ ڈاکٹرز جن کی تعداد پہلے کوئی 250 کے قریب ہے ان میں 200 ایم او ہیں اور 50 کے قریب اسسٹنٹ پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم انہیں regularize کریں تو اس سے کوئی سنیارٹی کے معاملات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کی یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ ان کو regularize کرنے سے سنیارٹی کے معاملات کس طرح سے complicated ہو جائیں گے جبکہ جولائی 2004 کو سی ایم صاحب نے کے ای یونیورسٹی میں باقاعدہ یہ اعلان کیا کہ ان ڈاکٹروں کو regularize کر دیا جائے گا اور آئندہ سے ہم ڈاکٹروں کی بھرتی regular basis پر ہی کریں گے۔ ان کا یہ اعلان اگلے دن اخباروں کی زینت بنا، اس کے بعد جو اگلا اجلاس آیا اس میں 28۔ ستمبر کو پنجاب اسمبلی کی طرف سے ایک مبارکباد کی قرارداد پاس ہوئی تو سی ایم صاحب نے ان ڈاکٹرز کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ یہ ڈاکٹرز ایسے ہی نہیں کہ without any procedure انہیں induct کر لیا گیا بلکہ باقاعدہ ایک سلیکشن بورڈ جو

کہ 2003 میں اسی اسمبلی سے ایک ہیلتھ بل پاس ہوا تھا اس کے مطابق ایک سلیکشن بورڈ تشکیل دیا گیا تھا اس سلیکشن بورڈ میں ایک ممبر پبلک سروس کمیشن کا تھا، اس کے علاوہ وہاں پر دو ٹیکنیکل ممبرز تھے، ایک ممبر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا تھا اور ایک ممبر کو گورنمنٹ نے پبلک کی طرف سے نامزد کیا تھا۔ اس میں ان تمام رولز کو follow کیا گیا جو پبلک سروس کمیشن نے اس بارے میں frame کئے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ ڈاکٹروں کی کونسل نے جو رولز frame کئے ہوئے ہیں اس کے مطابق باقاعدہ انٹرویو کرکے اور امتحان وغیرہ لے کر ان لوگوں کو بھرتی کیا گیا تھا تو اب یہ اس وقت اپنا کام کر رہے ہیں اور سی ایم صاحب نے ان سے وعدہ بھی کیا ہوا ہے تو صرف اس بات کو کہ سنیارٹی کی complication آ جائے گی میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ اس complication کا کوئی نہ کوئی حل نکال سکتا ہے اور یہ 250 کے قریب ڈاکٹرز جو qualified highly ہیں اور ان کی ضرورت بھی ہے وہ جہاں جہاں پر بھی کام کر رہے ہیں وہ کسی نہ کسی vacancy کے against کام کر رہے ہیں تو ان لوگوں کو regularize کرنا چاہئے تاکہ وہ بھی ایمانداری اور پوری توجہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے سکیں۔ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ سی ایم صاحب کسی سمری پر غور کر رہے ہیں اور وہ آنے والے دنوں میں اس کی منظوری دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس مسئلے کا بھی کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب کی بات درست ہے یہ تھوڑے سے لوگ جو تقریباً 250 کے قریب بنتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جو سپیشل سلیکشن بورڈ بنائے گئے تھے ان میں پبلک سروس کمیشن کا نمائندہ بیٹھا تھا اور Most of these are very highly qualified people. ہم نے سی ایم صاحب کو جو سمری بھیجی ہے میں یہاں یہ بھی commit کر دوں کہ انشاء اللہ during the session اس کی منظوری ہو جائے گی۔ اس کو ہم نے صرف teaching hospitals کی حد تک نہیں دیکھا تھا، We also look at the Rural Health Centres and BHC's. اور اس میں ہم نے ایک stream بنایا کہ induction process کیسے ہوگا تو میں اس لئے تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا background جاننا ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کی ڈیمانڈ تھی کہ ان کی induction پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو because for some reasons some of them did not

have trust in the Special Selection Boards. تو ہم نے وہ ڈیمانڈ پوری کر دی۔ دوسرا ہم نے سوچا کہ ہمارے ٹیچنگ ہسپتال، بڑے ہسپتالوں میں تو ڈاکٹر آ ہی جاتا ہے۔ مسئلہ تو راجن پور، لیہ، لودھراں اور اٹک میں ہوتا ہے۔ وہاں پر ڈاکٹر نہیں جاتا تو اس کو incentive دینے کے لئے اضافی تنخواہ کا پیکج ہے اور ہم نے کہا کہ جو لوگ وہاں دو سال سروس کریں گے تو they should come into the stream لیکن جو 250 یا 226 ڈاکٹر کنٹریکٹ پر ہیں ہم ان کا کیس دوبارہ دیکھنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ وہ سپیشل سلیکشن بورڈ کے ذریعے بھرتی ہوئے ہیں، تھوڑے لوگ ہیں certainly they can be considered کہ ان کو regularize کیا جائے۔ اس کے لئے ہمیں وقت درکار ہے۔ یہ سمری نکل جائے تو پھر ہم ایک اور سمری move کریں گے اس کا اس کے ساتھ براہ راست تعلق نہیں تھا۔ اس لئے we did not move that summary but this can be considered اگر آپ محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے اور ساتھیوں نے یہ بات کی ہے حتیٰ کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی یہ بات کی گئی ہے۔ اس پر ہماری ہیلتھ کمیٹی غور کر سکتی ہے۔ Then we can move this as a separate case of 250 doctors or so I am willing to do that.

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب کی بھی خواہش یہ ہے کہ ان کو بھی اس ریگولرائزیشن کی سکیم میں شامل کیا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں وزیر صحت کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس طرح سے اس معاملے پر respond کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو آپ اس معاملے کو ہیلتھ کمیٹی کو ریفر کر دیں اور ہیلتھ کمیٹی اسے دیکھ لے اور جس طرح یہ فرمائیں اس کے مطابق ان کو recommendations بھیجے اور انہی کی بنیاد پر دوسری سمری جو 226 یا 250 لوگوں کی ہے اس کو move کریں اور گورنمنٹ اس پر منظوری حاصل کر کے جوان لوگوں کا حقیقی مسئلہ ہے، اسے حل کرے کیونکہ سارے لوگ اپنا کام پوری ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے؟

وزیر صحت: ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: It is disposed of اگلی تحریک التوائے کار نمبر 805 حاجی محمد اعجاز

صاحب اور ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے۔

مری میں محکمہ جنگلات کی اراضی پر ناجائز قبضہ

حاجی محمد اعجاز: میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروئی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 23۔ نومبر 2005 کے ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق مری کے محکمہ جنگلات کی 3952 کنال اراضی جس کی قیمت اربوں روپے بنتی ہے پر بعض بیوروکریٹس، بااثر افراد اور سیاستدانوں نے قبضہ کرایا ہے جس کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن نے انکوائری کی اور اس انکوائری میں انہوں نے اس اراضی کے واگزار کرانے اور متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کے لئے کہا۔ جب محکمہ جنگلات نے اس اراضی کو واگزار کرانے کے لئے پولیس، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، واپڈا اور دیگر متعلقہ اداروں سے تعاون کے لئے کہا تو انہوں نے محکمہ جنگلات سے تعاون نہ کیا۔ اب یہ اربوں روپے کی اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے ان بااثر بیوروکریٹس اور سیاستدانوں نے موومنٹ شروع کر رکھی ہے اور یہ سمری تیار کروالی ہے کہ اس کو مارکیٹ پرائس کا 50 فیصد جرمانہ اور 10 فیصد سر چارج پر فروخت کر دیا جائے۔ اس اراضی کی الاٹمنٹ سے نہ صرف تفریحی مقامات تباہ ہو جائیں گے بلکہ اس علاقہ میں فضائی آلودگی بھی بڑھ جائے گی۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس پر گزارش یہ ہے کہ ایک اخباری خبر کو بنیاد بنا کر معزز رکن نے تحریک التوائے کار بیان کی ہے۔ مری ایک پوری تحصیل کا نام ہے اور اس میں سینکڑوں دیہات ہیں۔ کسی دیہات کا نام نہیں لکھا گیا کہ کون سے دیہات کا رقبہ ہے، کسی کی ملکیت نہیں بتائی گئی، کسی کا نام نہیں بتایا گیا کہ کس نے اس پر قبضہ کیا ہے، کسی کا پتا نہیں ہے کہ قبضہ کرنے والے کون لوگ ہیں۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ کس زمین پر قبضہ کیا ہے؟ اس میں کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ یہ ایک بالکل بے بنیاد خبر

ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور محکمہ جنگلات نے نہ اس قسم کی کوئی شکایت کی ہے اور نہ ہی انٹی کرپشن کے پاس اس قسم کا ریفرنس موجود ہے اور نہ کسی تھانے میں کوئی رپٹ موجود ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے جس کو بنیاد بنا کر معزز رکن نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ میں اب بھی ان سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے، کسی کا نام ہے، کوئی ریفرنس ہے تو بتائیں۔ ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ محکمہ جنگلات کی پراپرٹی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ساری پراپرٹی جنگلات کی ہی ہے لیکن کون سے موضع میں ہے، کون سے علاقے میں ہے؟

حاجی محمد اعجاز: آپ اسے pending فرمالیں۔ میں آپ کو اس کے ثبوت دے دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر آپ کے پاس کوئی ریکارڈ موجود ہے تو آپ ہمیں ویسے ہی بتائیں ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں تفصیل بتادیں تو ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تحریک التوائے کار کے بغیر بھی کارروائی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اس کو dispose of کر دیتے ہیں۔ آپ وزیر قانون سے مل لیں تو اس پر ایکشن ہو گا۔

حاجی محمد اعجاز: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 805، dispose of کی جاتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 801 تھی۔ اس میں with the consent of the Minister Health یہ معاملہ ہیلتھ کمیٹی کو refer ہوا ہے لیکن there is some confusion with the Secretariat تو میں چاہوں گا کہ آپ اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو اس base پر dispose of کیا ہے کہ یہ issue refer کیا جائے گا with agreement between the two and it will be discussed by the Health Committee.

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 806 حاجی محمد اعجاز اور ملک اصغر علی قیصر کی ہے۔

مون مارکیٹ گلشن راوی اور اقبال ٹاؤن لاہور میں ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے پارکنگ فیس کی ناجائز وصولی

حاجی محمد اعجاز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔نومبر 2005 کے ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق ایل ڈی اے افسران کی ملی بھگت سے ایل ڈی اے آبادیوں کی کمرشل مارکیٹوں میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ کھل گئے ہیں جہاں شاپنگ کے لئے آنے والوں سے بیس روپے فی کار اور دس روپے فی موٹر سائیکل پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔ ایل ڈی اے کی جن کمرشل مارکیٹوں میں زبردستی پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے ان میں مون مارکیٹ گلشن راوی اور مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن شامل ہیں جب کہ ایل ڈی اے کے قواعد کے مطابق ان کمرشل مارکیٹوں میں پارکنگ کی فیس لاگو نہیں کی جا سکتی۔ پارکنگ کی فیس کی ناجائز وصولی میں ایل ڈی اے کے افسران کی ملی بھگت شامل ہے جس کی وجہ سے عوام سے زبردستی پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز رکن نے ایل ڈی اے کی کمرشل مارکیٹوں کے حوالے سے تحریک التوائے کار دی ہے لیکن یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کو refer ہو گئی تھی اس لئے لوکل گورنمنٹ نے اپنے نقطہ نظر سے مختلف ٹیکسی سٹینڈز اور پارکنگ فیس کی نیلامی کی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ اگر معزز رکن کی شکایات ایل ڈی اے سے متعلقہ ہیں تو میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ درخواست کروں گا کہ یہ تحریک التوائے کار ان کو بھیج دی جائے۔ کیونکہ میرے پاس جواب محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ٹاؤنز کی طرف سے کی گئی نیلامی کے حوالے سے

دیا ہے۔ آپ اگر حکم دیتے ہیں تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں لیکن ایل ڈی اے سے متعلقہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔

حاجی محمد اعجاز: انہیں بھجوا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔ انہیں بھجوا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے ایل ڈی اے کو refer کر دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 807 ملک اصغر علی قیصر، جناب پرویز رفیق اور لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) کی ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! یہ بھی میں نے کل اس کے ساتھ attach کروادی تھی دونوں کا same matter ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 810 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) اور چودھری زاہد پرویز کی ہے۔

نارنگ منڈی کے گاؤں سیہول میں خاتون کا زیادتی کے بعد قتل

چودھری زاہد پرویز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 24۔نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق نارنگ منڈی کے نواحی گاؤں سیہول میں سفاک اور درندہ صفت افراد نے نامعلوم پچیس سالہ خوبرو خاتون کی شہ رگ کاٹ کر قتل کر کے اس کی آنکھیں نکال دیں۔ ملزموں نے بعد ازاں لاش گاؤں کے باہر ویرانے میں پھینک کر اس کے اوپر پرالی ڈال دی۔ لاش کا انکشاف آوارہ کتوں کے نوچنے پر ہوا۔ تفصیل کے مطابق نامعلوم ملزموں نے خوبرو عورت کی شہ رگ کاٹ کر اسے قتل کیا۔ مقتولہ کے چہرے پر چھریوں کے نشانات تھے۔ مقتولہ کو زیادتی کے بعد وحشیانہ طریقہ سے موت کے گھاٹ اتارا گیا، اس دوران وہ مزاحمت کرتی رہی۔ خواتین کے ساتھ زیادتی کے بعد قتل کرنے کے واقعات کثرت سے ہو رہے ہیں۔ مگر پولیس قاتلوں کا سراغ لگانے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں جس وقوعہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ درست ہے کہ وقوعہ ہوا ہے لیکن اس میں محکمے کی طرف سے 6- دسمبر کو جواب آیا ہے اور یہ وقوعہ 23-11-05 کا ہے۔ آج صبح جب میں نے اس کو دیکھا تو میں نے متعلقہ محکمہ سے یہ کہا ہے کہ اس کی update رپورٹ مجھے دیں کہ گزشتہ تین مہینوں کے دوران اس میں کیا developments ہوئی ہیں کیونکہ ہم نے اس کا دسمبر میں جواب دے دیا تھا۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر اس کو کل تک کے لئے pending فرما لیں تو میں اس کا latest جواب دے سکتا ہوں کہ اس میں گزشتہ تین مہینوں کے دوران کیا developments ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ٹھیک ہے؟

چودھری زاہد پرویز: ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو کل کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ نماز کیا جاتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد 1-53 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ہنگامی قانون

(جو ایوان میں پیش ہوا)

ہنگامی قانون (ترمیم) انجمن ہائے کی رجسٹریشن مجریہ 2006

MR CHAIRMAN: The Societies Registration (Amendment) Ordinance 2006 (Bill No. II of 2006). Minister for Industries or Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:

Sir, I lay the Societies Registration (Amendment) Ordinance 2006.(Bill No. II of 2006)

MR CHAIRMAN: The Societies Registration (Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Industries with the instructions to submit its report up to 15 April 2006.

کورم کی نشاندہی

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! ہاؤس میں کورم نہیں ہے، میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم نہیں ہے۔اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔